خلوت ہاشم

۱۳ ھ ۸۲

یعنی

ریاض صدق و صفا

۱۳ ھ ۸۲

تصنیف لطیف

جناب ہاشم رضا خاں ہاشم ضیائی بدایونی

خلوت ہاشم

۱۳۸۲ھ

یعنی

ریاض صدق و صفا

۱۳۸۲ھ

تصنیف لطیف

جناب ہاشم رضا خاں ہاشم ضیائی بدایونی

شائع کردہ

جناب غوث محمد خاں صاحب ۲۰ ویسٹ گارڈن کراچی

(ممبر بنیادی جمہوریت)

بار اول سنہ ۱۳۸۲ھ

قیمت عہ

مطبوعہ

رحیم پرنٹنگ پریس کراچی

تقریظ

حضرت قبلہ مولانا شاہ ضیاء القادری صاحب دامت برکاتہم

مکان ۱۵۶۱ جوہر آباد (فیڈرل بی ایریا) کراچی

یہ فقیر چودہ جون ۱۹۴۸ء سے پاکستان کے مشہور و معروف دار السلطنت کراچی میں مقیم تھا ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء سے جوہر آباد (یعنی فیڈرل بی ایریا بلاک ۲) ذاتی مکان ۱۵۶۱ میں مقیم ہے۔ ہاشم سلمہ میری بھتیجی کے لڑکے اور میرے نواسے ہیں۔ بدایوں میں ان کو شعر و ادب کا ذوق رہا۔ بدایوں کے مشاعروں میں شریک ہوتے رہے یہ جمادی الثانی میں بدایوں سے مستقل طور پر کراچی آگئے اور میرے ہی پاس اب تک رہ رہے ہیں۔ فرزند عزیز محمد میاں یوسف حسین قادری نے جو اُن کے ماموں ہیں۔ انکو ملازم کرانے میں کافی حصہ لیا۔ اس فقیر نے تبلیغ محمد و نعت و مناقب کیلئے پاکستان میں مجلس شیدائیان نبی قائم کی اور اس کے تحت برابر نعت و مناقب کی طرف راغب ہوئے اور اس رغبت نے خاص طور پر

رئیس بدایونی۔ ماہر شکوہ آبادی۔ رحمت رام پوری۔ محنت راجمیری
صابر براری۔ رہبر کشمیری۔ کاشف بالاپوری۔ ناظم بریلوی۔ جالب
بدایونی۔ احمد بدایونی۔ حاذق بدایونی۔ ثنا بدایونی۔ حفیظ صاحب اعظم
اجمیری و دیگر صاحبان کے علاوہ ہاشم سلمہٗ کو بھی ذوقِ نعت میں ترقی
کرنے کا موقع ملا۔ خدا کا شکر ہے کہ مذکورہ ضیائی شعراء دورِ حاضرہ
کے بہترین شاعر سمجھے جاتے ہیں اور ان میں تقریباً تمام کے تمام شاعر
دیوان ہیں۔ بعض کے کلام طباعت و اشاعت میں آچکے ہیں بعض
کے پاس ذخیرہ موجود ہے اس جوہرآباد میں میرے پڑوسی و کرم فرما
غوث محمد خاں صاحب بے حد ذوقِ سخن فہمی و سخن شناسی رکھتے ہیں
اکثر اُن کے یہاں حمد و نعت و مناقب کی مجلسیں اور نشستیں بھی ہوتی
رہتی ہیں وہ عزیزی ہاشم میاں کے ساتھ بہترین تعلقات رکھتے ہیں
اُن ہی کے ذوقِ کامل کے ساتھ ہاشم میاں سلمہٗ کا یہ مجموعہ جس کا تاریخی
نام "خلوتِ ہاشم" یا "ریاضِ صدق و صفا" میں نے تجویز کیا ہے شائع
ہو رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ ہاشم سلمہٗ کا یہ کلام نعت دربارِ رسالت میں مقبول
ہو اور اہلِ ذوق حضرات نعت شریف لکھنے اور شائع کرنے کی طرف
زیادہ سے زیادہ راغب ہوں۔

فقیر ضیاء القادری غفرلہٗ

تقریظ

شاعرِ بے عدیل جناب شکیل صاحب بدایونی

مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ میرے عزیز ہاشم ضیائی بدایونی سلمہٗ کا نعت شریف کا دیوان شائع ہو رہا ہے۔ حضرت عم معظم مولانا شاہ ضیا القادری صاحب قبلہ کے دولت کدہ پر اب سے دو سال قبل جب میں کراچی گیا تھا عزیز موصوف کا کلام بھی سنا تھا مجھے امید ہے کہ حضرت آبا صاحب قبلہ کے فیضِ روحانی سے ہاشم میاں نے اس دوران میں زیادہ سے زیادہ ترقی کر لی ہوگی۔ دیوان کی طباعت کے بعد جب دیوان کا مطالعہ کر لوں گا تو اس وقت اپنی صحیح رائے کا اظہار کر سکوں گا۔ میری دعا ہے کہ ہاشم میاں کا یہ نعت شریف کا مجموعہ دربارِ رسالت میں قبول اور مسلمانوں میں مقبول ہو۔

شکیل بدایونی

تقریظ

شاعر اہلسنت جناب رئیس احمد صاحب صاحب نقی جیکب لائنز کراچی

ابتدائے آفرینش سے آجتک جو مقام ادبی دنیا میں شعر کو حاصل ہے وہ نثر کو نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شعر پسند آجائے تو وہ ہمیشہ نوک زبان پر رہتا ہے لیکن نثر میں یہ خصوصیت نہیں نثر کے لمبے لمبے مضامین شاعر اپنی زبان میں صرف ایک شعر میں ادا کر دیتا ہے یہ خوبی قدرتی طور پر شعر کو حاصل ہوئی ساتھ ہی یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ نثر سے پہلے نظم عالم وجود میں آئی۔ عربی، فارسی اردو شاعری کی تواریخ پر نظر ڈالتے ہوئے غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ظاہر ہو جاتی ہے۔ دنیا کے ہر طبقہ میں شاعری کا کچھ نہ کچھ مواد ملتا ہے مگر ان کی نظموں کی صورتیں بدلی ہوئی سی ہیں کہیں اخلاقی شاعری ہے کہیں توتی کہیں گل وبلبل کی داستانیں وغیرہ۔

ادبی دنیا میں محبوب حقیقی پر محبوب مجازی کو فوقیت دینے والے شعرا کی کمی نہیں لیکن محبوب حقیقی پر چند شعرا کا کلام ملتا ہے حضور کی بعثت کے بعد شاعری میں کچھ حقیقی رنگ کا اضافہ عرب شعرا میں حضرت حسان حضرت رواح رضی اللہ عنہ وغیرہ نے نبی گرامی کو اپنا محبوب حقیقی خیال فرما کر شعر گوئی کی فارسی میں حضرت جامی حضرت رومی وغیرہ حضرات نے اپنے خیال کی ترجمانی

شعر میں کی۔ ہندوستان میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بہت سے
صاحب فن حضرات نے حمد و نعت رسولؐ اپنا شعار بنایا۔ موجودہ دور
میں حمد و نعت کہنے والے حضرات میں حضرت علامہ ضیا القادری صاحب
کو بادشاہِ سخن کہا گیا ہے۔
حضرت علامہ کے تلامذہ میں اچھے اچھے نعت گو حضرات ہیں جن میں سے
بعض کا کلام عوام کے سامنے بصورت دیوان آچکا ہے۔ زیر نظر دیوان اخی محترم
ہاشم رضا خاں صاحب ہاشم ضیائی کا ہے جنکو حضرت علامہ سے قریبی نسبت
حاصل ہے اور اُن کی سرپرستی میں اُنکی شاعری پروان چڑھ رہی ہے۔ ماشاء اللہ
جیسا کہتے ہیں ویسا ہی پڑھتے ہیں۔ کلام میں صفائی زبان کی خوبی بلند پروازی
خیال کی رنگینی اور نبی پاکؐ کا ادب و احترام ملحوظِ خاطر ہے۔ کہیں جذبات
ہیں تو کہیں صبر و سکون۔ کہیں سوز کہیں علم کی باتیں تو کہیں بیقراری
دیوان کیا ہے خیالات کی جنت ہے جو لفظ جہاں رکھدیا گیا ہے وہ
اپنی مثال آپ ہے۔ غیر ضروری الفاظ سے گریز ہاشم صاحب کی اچھی
کوششوں کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے مثلاً فرماتے ہیں ؎

ہے قرآں شاہد کہ تیرے خدا نے
تری جاں کی کھائی قسم یا محمدؐ

ملاحظہ فرمایئے تلمیح کو کس انداز سے کہدیا گیا ہے۔ جہاں قسم کھائی
ہے وہاں خیال آج سے چودہ ۱۴ برس پہلے جا پہنچتا ہے۔
دوسری جگہ فرماتے ہیں :-

جاذبۂ عشق و محبت میں لگے ہیں چار چاند
ہر نفس میں دیکھتا ہوں شاہِ خوباں کا جمال

میری اِن چند سطور کے بعد اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ دیوان دربارِ رسالتؐ اور عوام میں مقبول ہو۔

(آمین)

تقریظ مدبری و محترمی صاحب فہم و ادراک عاشقِ حضور سرورِ لولاک سخنور سخن شناس حضرت صوفی لئیق احمد صاحب

صمدانی ریٹائرڈ تحصیلدار بیکانیر۔ کراچی

یہ حقیقت ہے کہ کسی شاعر کے کلام پر تبصرہ لکھنا تو ایک ماہر فن کا ہی کام ہے لیکن جبکو اکثر کسی شاعر کے اشعار سننے اور مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہو تو اسکو اسکی شاعری کی نسبت اپنی رائے کے اظہار کا حق ہر وقت حاصل ہے میں اگرچہ شاعر نہیں ہوں البتہ شاعری سے مجھ کو ہمیشہ دلچسپی اور لگاؤ ہے اور بالخصوص نعتیہ شاعری سے خاص دلچسپی ہے جو ہم خرمہ و ہم ثواب ہے نعتیہ شعر کہنے والے کو اس کا اجر یقیناً ملتا ہے لیکن سننے والا بھی داخلِ حسنات ہے اسلئے جب کبھی اچھا شعر سننے میں آتا ہے تو دل بیساختہ پھڑک جاتا ہے اور جذبات میں ایک ایسا تلاطم برپا ہو جاتا ہے جس کا اثر ایک مدت تک طبعیت پر محیط رہتا ہے اور اسکے علاوہ ایسے نعتیہ اشعار سننے والے کے دل میں محبتِ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتی ہے جو عین ایمان ہے۔

مجھے ہاشم صاحب بدایونی کی شاعری سے اکثر اور بیشتر لطف اندوز ہونیکا موقع ملا ہے اور بارہا اُنکا کلام مشاعروں اور مختلف نشستوں میں سننے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ آپ نہایت سلیم الطبع شاعر ہیں ورتغزل کے ساتھ ساتھ زیادہ تر حمد و نعت اور منقبت کہتے ہیں اور بڑی پیاری حمد و نعت کہتے ہیں اُنکے کلام میں ایک خاص قسم کی جدت ہے۔ بیان کی نزاکت تشبیہات و استعارات کی ندرت۔ زبان کی سلاست، نازک خیالی اور

محاورات، روزمرہ انکی شاعری کی خصوصیات ہیں جو انکے شعر سنکر دل میں ایک
گدگدی اور ایک ولولہ و شوق پیدا ہوتا ہے اور پھر انکا ترنم سے پڑھنا
سونے پر سہاگہ کا کام کرتا ہے اور کیوں نہ ہو یہ نوسہ اور ارشد تلامذہ حضرت
خامۂ اعجاز رقم - پروانۂ شمع حرم - رشک بلبل شیراز - خسرو ثانی مولانا مولوی
حاجی محمد یعقوب حسین صاحب ضیا القادری چشتی مدظلہ العالی ہیں اور
حضرت ممدوح کے سایۂ عاطفت میں رہ کر شغل ملازمت کے ساتھ ساتھ
شاعری بھی کرتے ہیں اِس وقت اُن کا کچھ کلام نعتیہ زیر اہتمام خانصاحب
غوث محمد خاں ۲۰ ویسٹ گارڈن شائع ہو رہا ہے خانصاحب موصوف
ایک زندہ دل صاحب وقار ہر دلعزیز قدرداں اور شاعر نواز ہیں ور بہا
مذاقِ سلیم رکھتے ہیں بالخصوص نعتیہ شاعری سے انھیں ایک خاص
لگاؤ ہے اس لئے یہ مختصر کلام خلوت ہاشم یعنی ریاض صدق و صفا
کے نام سے منسوب ہے جو تقریباً ایک سو نعت شریف پر مشتمل ہے
وہ اپنے مصارف سے شائع کرا رہے ہیں خداوند کریم ان کو اِس کی
جزائے خیر دے اور میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِس کلام بلند پایہ
کو مقبولِ خاص و عام فرمائے۔

لئیق احمد صمدانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نشانِ فتحِ مبیں لا الٰہ الا اللہ
کلیدِ خلدِ بریں لا الٰہ الا اللہ

ہے عینِ کلمۂ توحید و کلمۂ طیب
بجانِ علم و یقیں لا الٰہ الا اللہ

پس عبادتِ صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ
عجب ہے شغلِ حسیں لا الٰہ الا اللہ

سرورِ سینہ و تابانیٔ دل و جاں ہے
ہے نورِ لوحِ جبیں لا الٰہ الا اللہ

چراغِ انجمن زاہدانِ شب بیدار
شعاعِ مہرِ مبیں لا الٰہ الا اللہ

یہ ہو شہادتِ عینی نگاہِ آدم کی
کہ زیبِ عرشِ بریں لا الٰہ الا اللہ

پسِ فنا بھی ہر اک کلمہ گو محمدؐ کا
پڑھے گا زیرِ زمیں لا الٰہ الا اللہ

تجلیاتِ خدا سے ہیں تن بدن روشن
ہے دل میں جلوہ گزیں لا الٰہ الا اللہ

کہیں ہو نامِ محمدؐ رقم کفن پہ مرے
لکھا ہوا ہے کہیں لا الٰہ الا اللہ

خوشا نصیب ہوں دلدادۂ نبی ہاشم
ہے نقشِ دل کے قریں لا الٰہ الا اللہ

○

مدت سے ہے دل مصروفِ دعا پوری یہ تمنا ہو جائے
فردوس نظر اللہ کرے سرکار کا روضہ ہو جائے

اے سرورِ کل اے ختمِ رسل صرف اتنا اشارا ہو جائے
حاضر درِ رحمت پر اک دن منگتا یہ تمہارا ہو جائے

تم چاہو تو اے شاہِ دوسرا ارماں مرا پورا ہو جائے
روضہ کی زیارت ہو جائے تکمیلِ تمنا ہو جائے

اُس دردِ محبت کے صدقے جو ہجرِ نبی سے پیدا ہو
اُس زخمِ جگر پہ جاں قرباں جو دل کا مداوا ہو جائے

جو بندہ خدا کی رحمت سے ہو جائے محمد کا بندہ
ہو دین بھی اُس کا دنیا بھی اللہ بھی اُسکا ہو جائے

انوارِ حُنین بدر ہوں گر اعجازِ نمائی پر مائل
ہر شمع چراغِ طور بنے ہر ذرہ ستارا ہو جائے

سو بار میں اپنی ذلت پر ہنگامِ قیامت ناز کروں
گر شافعِ محشر کو میری ذلت یہ گوارا ہو جائے

محبوبِ خدا کے متوالے بیگانوں کو اپنا کیوں سمجھیں
عشاقِ نبی کی محفل سے جو طالبِ دنیا ہو جائے

اے ہاشمی دولھا محشر میں جب صدرِ مقامِ حمد ہو تم
ہاشم کی طرف بھی چشمِ کرم اکبار خدارا ہو جائے

اے مظہرِ شانِ ذوالمننی محبوبِ خدا مکّی مدنی
سج دھج یہ تری اللہ غنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

معراج بکف لاتوں والے میٹھی میٹھی باتوں والے
ہے تجھ پہ فدا شیریں سخنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

توصیف میں تیری نغمہ سرا فردوس میں ہو مرغِ سدرہ
نوشاہِ جناں سرور چمنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

سکانِ فلک تیرے درباں جبریل امیں تجھ پہ قرباں
خدام ترے ہندی یمنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

صدیقؓ کی شانِ محبوبی فاروقؓ کا انداز خوبی
ہے رُخ کی ترے جلوہ فگنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

تاجِ شرفِ کونین بنے مہ پارۂ ذوالنورین بنے
جلووں سے ترے عثمان غنیؓ محبوبِ خدا مکّی مدنی

اے فاتحہ جنگِ بدر و احد ہاتھوں سے ترے تا روزِ ابد
حیدرؓ کو ملی خیبر شکنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

بیداد پہ مائل ہیں اعدا ناراض ہیں مجھ سے اہلِ جفا
کرتے ہیں مخالف نیش زنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

جب سر پہ تمہارا سایہ ہو جب تم نے اُسے اپنایا ہو
ہاشم ہو نہ کیوں قسمت کا دھنی محبوبِ خدا مکّی مدنی

○

جلووں کی پچھاور ہوتی ہے انوار کی بارش ہوتی ہے
روضہ میں نبی کے طور بکف فردوس کی تابش ہوتی ہے
محبوب خدا کی عالم پر جب چشم نوازش ہوتی ہے
اکرام الٰہی کی پیہم افلاک سے بارش ہوتی ہے
ہے وجہ گنہگاروں میں بھی عشاق کی بخشش ہوتی ہے
اعزاز شفیع محشر کی محشر میں نمائش ہوتی ہے
ہے ذکر رشہ لولاک لما کیا صل علےٰ ارفع اعلےٰ
ہیں عرش پہ قدسی صرف ثنا عالم میں ستائش ہوتی ہے
خلاق ازل کو ہے کتنا محبوب وسیلہ حضرت کا
مقبول دعائیں ہوتی ہیں منظور گذارش ہوتی ہے
عاصی ہیں سر محشر حاضر سجدہ میں شفیع عالم ہیں
دربار خدا میں صرف انکی منظور سفارش ہوتی ہے
جب موسم حج میں جاتے ہیں حجاج مدینہ کی جانب
مچ جاتی ہے ستوں میں ہلچل دیوانوں میں شورش ہوتی ہے
اے ہیبت حق ہو تیغ بکف امداد کو آ مسلم کی طرف
ہر سمت خلاف ملت حق کفار میں سازش ہوتی ہے
آنسو غم ہجر طیبہ میں بن جاتے ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک
گو عشق کی آگ سبھی اے ہاشم پر کالۂ آتش ہوتی ہے

ہوں گنبدِ خضرا کا زائر جنت مری دیکھی بھالی ہے
نازاں ہوں کہ ہر دم پیشِ نظر روضہ کی سنہری جالی ہے

جنت میں لبِ تسنیم آ کر ساقی نے نظر جب ڈالی ہے
لبریز طہور و کوثر سے رندانِ حرم کی پیالی ہے

اے جوشِ جنوں حیرت سے یہ کیا ہر گام پہ دیکھا بھالی ہے
سر سوئے حرم سجدہ کو جھکا فاران کی منزل آلی ہے

بجلی شبِ اسرا کوندتی ہے نزدیک غلافِ بیت اللہ
لہراتی ہیں زلفیں شانوں پر یا دوش پہ کملی کالی ہے

چلنے نہیں دیتے سر کے بل کیوں راہِ مدینہ میں مجھ کو
جذباتِ محبت کی میرے اے خضر یہ کیوں پامالی ہے

بٹتی ہے خدائی ملتی ہیں منھ مانگی مرادیں عالم کو
منگتا کی ترے جھولی اب تک سلطانِ رسل کیوں خالی ہے

مینارِ حرم کو دیکھتے ہی ہوتا ہے نگاہوں کو دھوکا
ہاتھوں میں لئے رضوانِ جناں پھولوں کی شگفتہ ڈالی ہے

ہے سر پہ شفاعت کا سہرا دولہا ہیں مقامِ حمد کے وہ
اُمت کی برات اب محشر سے فردوس کو جانیوالی ہے

انجامِ سرِ محشر کیا ہو نادم ہوں وفورِ عصیاں سے
ہر فردِ عمل ہاشمؔ میری اک دفترِ بد اعمالی ہے

○

تسنیم بکف ساقی ہے وہی پیمانے بدلتے رہتے ہیں
مے خوار بدلتے رہتے ہیں مے خانے بدلتے رہتے ہیں

سودائی بطحا جاتے ہیں روزانہ مدینہ کی جانب
ہے وحشت حرم کی شان وہی دیوانے بدلتے رہتے ہیں

بدلا ہے نہ بدلا جائے گا قرآن مبیں کا حرف کوئی
عنوان احادیث اٹل ہیں افسانے بدلتے رہتے ہیں

انوار ازل کی تابانی ہے بدر کے ذرہ ذرہ میں
ہے شمع حرم روشن اب تک پروانے بدلتے رہتے ہیں

خلوت کدۂ انوار ازل ہے طور وحرم کی ہر وادی
کیوں جوش جنوں میں سودائی ویرانے بدلتے رہتے ہیں

قسمت میں نہیں اُن کمبختوں کے جدا حق کی رحمت
تیور تیرے در سے کیوں شاہا بیگانے بدلتے رہتے ہیں

شیدائے نبی کی میت ہے مانا کہ کسی پہ بار نہیں
کاندھا دینے والے لیکن خود شانے بدلتے رہتے ہیں

ہے گنبد خضرا پیش نظر خم پاس ادب سے ہے گردن
حالات جنون عشق زخود دیوانے بدلتے رہتے ہیں

ہر لمحہ بعنوان الفت ہے مدح شہ بطحا لب پر
سب لگے پچھلے اب ہاشمؔ افسانے بدلتے رہتے ہیں

O

دربارِ مقامِ محمد میں جب محبوبِ خدا آ کر بیٹھے
محشر میں شفیعِ حشر سے ہم اظہارِ تمنّا کر بیٹھے
ہر درِ پہ فلک کے بعض نبی اخلاص سے آ کر بیٹھے
کعبہ سے نبی جب عزمِ سفر تا عرشِ معلّیٰ کر بیٹھے
صرف ایک جھلک کا تھا یہ اثر غش کھا کے گرے وہ طور جلا
دیدارِ جمالِ جاناں کی درخواست جو موسیٰؑ کر بیٹھے
حقدارِ خلافت نزدِ خدا تھا کون بنی آدم کے سوا
ہنگامِ ازل ناحق قدسی انسان سے جھگڑا کر بیٹھے
تکمیلِ جنونِ عشق ابھی کرنی تھی مدینہ میں کچھ دن
ٹکرا گئے بابِ رحمت سے دیوانوں یہ تم کیا کر بیٹھے
جنّت کی تمنّا میں رضواں کیوں روضۂ انور سے ہو جدا
کیوں بیٹھے بٹھائے سائل در نقصان گوارا کر بیٹھے
دنیا میں بھی عزّت ہے انکی عقبیٰ میں بھی جنت ہے انکی
دینِ شہِ دیں کی عظمت پہ قربان جو دنیا کر بیٹھے
قرآن ہے شاہد روزِ ازل سب اگلے نبی سب پیغمبر
ایمان شہِ دیں پہ لانے کا اللہ سے وعدہ کر بیٹھے
تسنیم و طہور و کوثر سے سرشار یہ ہو کر اُٹھیں گے
جنّت میں لبِ کوثر ہاشم لب تشنہ جو ہیں آ کر بیٹھے

○

اے سرورِ کل اے ختم رسل اے کاش کہ ایسا ہو جاتا
ہوتا درِ اقدس پیشِ نظر اور ختم فسانہ ہو جاتا
اے کاش دمِ آخر ہی ہمیں طیبہ کا نظارا ہو جاتا
ان ہجر کے مرنے والوں کو جینے کا سہارا ہو جاتا
مولا میرے جوشِ طوفاں ہیں اگر تیرا اشارہ ہو جاتا
اک ڈوبنے والی کشتی کو تنکے کا سہارا ہو جاتا
اُس چاند سی صورت والے کا حاصل جو نظارا ہو جاتا
بگڑی ہوئی قسمت بن جاتی بیدار نصیبا ہو جاتا
آنکھوں میں درِ رحمت کی قسم کونین سمٹ کر آ جاتی
گر چشمِ تمنّا کو میری دیدار تمہارا ہو جاتا
بٹتی ہے خدائی ملتی ہیں منہ مانگی مُرادیں عالم کو
منگتا کی طرف بھی شاہِ اُمم اِکبار اشارا ہو جاتا
لاریب کہ خالی داماں ہیں مدّت سے مگر یہ ارماں ہے
ہاشم بھی کبھی طیبہ میں طلب سرکارِ خدارا ہو جاتا

○

وہ ناز و نیاز کی دنیا میں جب صبحِ ولادت آتے ہیں
کونین کے ہر گوشہ میں نظر آثارِ مسرت آتے ہیں
ہے روزِ قیامت دور مگر کہتے ہیں فرشتے جنت کے
ایوانِ جناں میں شاہِ رسل خود جانبِ اُمت آتے ہیں
ہے شمعِ حرم روشن اب تک اللہ غنی یہ عزت ہے
روزانہ فرشتے روضہ میں کرنے کو تلاوت آتے ہیں
مجھ پر یہ نوازش یہ رحمت قربان ہی جاؤں آقا کے
بالیں پہ مریضِ فرقت کے وہ بہرِ عیادت آتے ہیں
اُمت میں نبیؐ کی ہم ہو کر دوزخ میں ہوں داخل ناممکن
بخشش کے لئے اللہ و نبی خود روزِ قیامت آتے ہیں
رضواں ہے مدینہ کا وہ چمن ہے جس کی مہک رشکِ گلشن
جس پر ہے تصدق خلدِ جناں وہ صاحبِ جنت آتے ہیں
محشر میں شفیعِ محشر نے ڈالی جو خطاکاروں پہ نظر
ہر خادم و عاصی کی جانب قدسی بہ عنایت آتے ہیں
خلوت کدۂ انوارِ ازل ہے طور و حرم کی ہر وادی
پھر جوشِ جنوں میں سودائی کیوں جانبِ جنت آتے ہیں
رندوں کی رسائی مستی میں تا ساقیٔ کوثر ہوتی ہے
فردوس میں ہاشمؔ لے کے ملک جامِ مئے وحدت آتے ہیں

○

ہے روزِ جزا اُمت کے لئے وقف آپکی رحمت کیا کہنا
یہ شانِ شفاعت صلِّ علےٰ سلطانِ رسالت کیا کہنا

ہو آئینہ نور ریزہ واں ہیں شمس و قمر تم پہ قرباں
یہ حسن و جمال اللہ اللہ یہ چاند سی صورت کیا کہنا

ہیں بیکس و بے زر محوِ طرب جنت کے ہیں شائق مجرم سب
یہ لطف و عنایت کیا کہنا یہ حسنِ شفاعت کیا کہنا

مخلوق خدا کے رہبر ہو ہر شاہ و گدا کے سرور ہو
اے تاجورِ خوبانِ جہاں یہ آپکی عظمت کیا کہنا

ہے جس پہ عیاں احوالِ جہاں ہر درد کا خود ہی جو درماں
اُس جانِ مسیحا کے آگے بیمار کی حالت کیا کہنا

رضواں ہے مدینہ کا وہ چمن ہو جسکی مہک گلشن گلشن
جنت کی بہاریں جن پہ فدا اُن پھولوں کی نزہت کیا کہنا

سردارِ نبی ہاشم ہیں نبی قاسم ہیں ابوالقاسم ہیں نبی
ممدوحِ دو عالم کی ہاشم لکھے کوئی مدحت کیا کہنا

○

ہر آن میں روتا رہتا ہوں ہر وقت یہ حالت ہوتی ہے
جیسے کہ تصوّر میں مجھ کو روضہ کی زیارت ہوتی ہے

محبوبِ خدا کی عالم پہ جب چشمِ عنایت ہوتی ہے
خود عرشِ معلّےٰ سے نازل اللہ کی رحمت ہوتی ہے

جس بزم میں ذکر آجاتا ہے سرکار کے مصحفِ عارض کا
کہتے ہیں فرشتے صلِّ علےٰ قرآں کی تلاوت ہوتی ہے

صحرائے عرب کا دیوانہ اب ہوش کی باتیں کیا جانے
ہر دم یہ جنوں ہے اب مجھ کو روضہ کی زیارت ہوتی ہے

ہے طور کے جلوے سے بیخود کیوں ہوش میں آجا دیوانے
وہ دیکھ شمایاں کعبہ سے وہ چاند سی صورت ہوتی ہے

اے جذبۂ دل کچھ اور تڑپا دے دیدۂ پُرنم اور مچل
دیکھیں تو سہی پھر کیسے نہیں روضہ کی زیارت ہوتی ہے

ہاشم سلطان نبی ہاشم کام آتے ہیں سب کی مشکل میں
آقا کی نگاہِ رحمت سے حل سب کی مصیبت ہوتی ہے

○

غمِ عشق اب مستقل ہو گیا ہے
حرم آشنا دردِ دل ہو گیا ہے
خیالِ نبیؐ مستقل ہو گیا ہے
خدا جانے کیا ذوقِ دل ہو گیا ہے
محبت رگ و پے میں ہے کارفرما
سوا حد سے اب دردِ دل ہو گیا ہے
مدد کو وہ محشر میں خود آگئے ہیں
گنہگار جب مضمحل ہو گیا ہے
خدارا نگاہِ کرم شانِ رحمت
مدینہ کا غم مستقل ہو گیا ہے
اِدھر بھی نگاہِ کرم کر الٰہی
یہ دیوانہ اب مضمحل ہو گیا ہے
خدا بخش دے گا سرِ حشر مجھ کو
گناہوں سے دل منفعل ہو گیا ہے
طہورِ جناں بانٹنے والے ساقی
کہ خالی مرا جامِ دل ہو گیا ہے
یقیناً مدینہ کو جاؤں گا ہاشم
بہت پُرسکوں میرا دل ہو گیا ہے

○

شرف یابِ رحمت گدا ہو رہے ہیں
بلند اُن کے دستِ دعا ہو رہے ہیں
وہاں اُن کے لب پہ دعا مغفرت کی
یہاں ہم سے جرم و خطا ہو رہے ہیں
مجھے حشر میں جانے دو مصطفےٰ تک
فرشتوں یہ منصوبے کیا ہو رہے ہیں
حبیبِ خدا ہیں جو کون و مکاں کے
دو عالم اُنھیں پہ فدا ہو رہے ہیں
خدارا نگاہِ کرم میرے ارماں
مدینہ کے غم میں فنا ہو رہے ہیں
ہے اظہارِ شانِ شفیع دو عالم
یہ ساماں جو روزِ جزا ہو رہے ہیں
مجاہد تہہ تیغ ہیں رو بقبلہ
ادا سجدے وقتِ قضا ہو رہے ہیں
مدد کیجیے غمزدوں بیکسوں کی
ستم ہم پہ یا مصطفٰی ہو رہے ہیں
ملک پیشِ حق عرشِ اعظم پہ ہاشم
ثنا خوان خیرالوریٰ ہو رہے ہیں

چمن جو حرم کے قریں ہیں محمدؐ
بہارِ بہشتِ بریں ہیں محمدؐ

جو سرتاجِ عرشِ بریں ہیں محمدؐ
تو سلطانِ رُوئے زمیں ہیں محمدؐ

خطا پوشِ ہر معصیت کوشِ اُمت
تمہارے کفِ آستیں ہیں محمدؐ

وجوب اور امکاں کے زرج رواں ہیں
مکاں لامکاں کے مکیں ہیں محمدؐ

زمیں ہے وہ عرشِ فلک سے بھی ارفع
جہاں آپ زیرِ زمیں ہیں محمدؐ

معطّر کنِ بزمِ دنیا و عقبےٰ
ترے گیسوئے عنبریں ہیں محمدؐ

ہیں نزدِ خدا رازِ تخلیقِ عالم
ہیں مخلوق خالق نہیں ہیں محمدؐ

ترے حسن پہ جان و دل سے تصدق
دو عالم کے سارے حسیں ہیں محمدؐ

کمالات اُنکے بیاں کیا ہوں ہاشم
سرِ عرش مسند نشیں ہیں محمدؐ

مدینہ کا جیسے پیام آگیا ہے
مرا جذبۂ عشق کام آگیا ہے

لئے ہاتھ میں اپنی بخشش کا مژدہ
وہ دیکھو نبیؐ کا غلام آگیا ہے

بدردوں بیکسوں، مجرموں کی مدد کو
مددگارِ ہر خاص و عام آگیا ہے

مدینہ کے جلوے ہیں سینہ میں ہر دم
رہِ شوق میں یہ مقام آگیا ہے

خبر جب نبیؐ کی رسولوں نے دی تھی
وہ لے کر خدا کا پیام آگیا ہے

مدینہ کی دُھن میں مجھے ہنستے رہتے
سحر کٹ گئی وقتِ شام آگیا ہے

فلک سے زمیں پر وہ انسانِ کامل
بصد عزت و احترام آگیا ہے

زہے میری قسمت زہے خوش نصیبی
مرے لب پہ حضرتؐ کا نام آگیا ہے

زہے قسمتِ تشنہ کامی کہ ہاشم
لئے ساقیٔ خلد جام آگیا ہے

○

نظر تم نے جب سوئے گلشن اٹھا دی
شگفتہ ہوئے گل کلی مُسکر
نقاب اپنے رُخ سے اُٹھا کر نبیؐ نے
دلِ اہلِ ایماں پہ بجلی گر
شبِ غم نہ کاٹے سے کٹتی کبھی بھی
مگر دردِ ہجراں نے ہمت بڑ
مدینہ کے رستہ میں ہر گام ہم نے
تمہیں کو پکارا تمہیں کو صدا
جہاں نقشِ پائے شہِ دیں کو دیکھا
وہیں پہ جبینِ محبت جھکا د
شبِ ہجر ہم نے مدینہ کے غم میں
سرِ شام سے اِک قیامت اُٹھ

تھے ہم مبتلا خوابِ غفلت میں ہاشم
مگر یادِ طیبہ نے قسمت جگا دی

○

بس اتنا کرم اے خدا چاہتا ہوں
محمدؐ کے در پہ قضا چاہتا ہوں

نہیں کچھ میں اس کے سوا چاہتا ہوں
فقط الفتِ مصطفیٰ چاہتا ہوں

نہ جنت کا شائق نہ دوزخ سے خائف
کہوں کیا خدا سے میں کیا چاہتا ہوں

نہ دولت نہ دنیا نہ جنت کا طالب
مدینہ کی آب و ہوا چاہتا ہوں

ڈبو دے مجھے بحرِ غم میں ڈبو دے
بس اتنا میں اے ناخدا چاہتا ہوں

مدینہ کی دُھن ہے الٰہی کرم کر
ہوں رحمت کا طالب دعا چاہتا ہوں

چھپا لے مجھے اپنے دامن میں مولا
اماں حشر سے برملا چاہتا ہوں

بقائے تولا کا تشنہ ہوں ساقی
خمارِ شرابِ فنا چاہتا ہوں

بہت ہوں پریشاں زمانہ میں ہاشمؔ
دعائے لبِ مصطفیٰ چاہتا ہوں

○

نوازا جسے آپ نے یا نبیؐ ہے
اُسے دونوں عالم میں پھر کیا

محمدؐ کی جس دل میں جلوہ گری ہے
وہ نورِ سراپا ہے وہ متقی

نبیؐ سے محبت مجھے ہو گئی ہے
خدا جانے اب کیا مری زند

مدینے میں جا کر اگر موت آئے
حقیقت میں ہمدم وہی زند

غمِ دید نے مجھ کو اتنا رُلایا
کہ آنکھوں میں باقی ابھی تک

اُسی وقت پہنچی کنارے پہ کشتی
جو طوفاں میں میں نے کہا یا ن

اِدھر بھی نگاہِ کرم جگ کے داتا
بڑی مشکلوں میں مری زند

مدینہ کی دوری کا صدمہ ہے دل پر
غم آ گئیں عجب یہ مری زند

مجھے خوف کیا ہو سرِ حشر ہاشم

مجھے وہ خوشی بھی نہیں ہے گوارا
غمِ عشق جس میں نہیں ہے تمہارا

تصوّر میں ہر دم ہے حاصل نظارا
نہیں ہے میری زندگی بے سہارا

جسے تیرے غم کا نہیں ہے سہارا
نہیں بزمِ عالم میں اُس کا گذارا

بہت ہوں پریشاں غموں نے ہے مارا
اِدھر بھی نگاہِ کرم اب خدارا

مدینہ کی دُھن میں یہ کیفیت ہے
ہمارا ہی دل اب نہیں ہے ہمارا

وہ بے خودی میں ہر اک گام میں نے
اُنھیں کو صدا دی اُنھیں کو پکارا

نبیؐ کی محبت سے دِل کر لو روشن
نبی کا ہے رُخ عرشِ اعظم کا تارا

ہے پیشِ نظر میرے کیوں اُن کا جلوہ
جب اُن کی نظر کا نہیں ہے اشارا

سکوں مل گیا اہلِ عصیاں کو ہاشم
سرِ حشر تھے مصطفٰؐ جلوہ آرا،

نبیؐ کی جدھر بھی نظر ہو گئی ہے
عطائے خدا پھر اُدھر ہو گئی ہے
حیات اُس کی محبوب تر ہو گئی ہے
ذرا جس پہ اُن کی نظر ہو گئی ہے
حقیقت نگر وہ نظر ہو گئی ہے
نبیؐ کی محبت اگر ہو گئی ہے
جو عمر اُن کے در پر بسر ہو گئی ہے
شرف یاب وہ کس قدر ہو گئی ہے
خدا کے لئے نور کے تڑکے آؤ
مجھے روتے روتے سحر ہو گئی ہے
بہشت نظر رحمتیں ہیں خدا کی
مدینہ کی جانب نظر ہو گئی ہے
نہ جانے اُسے کیا ملا ہے خدا سے
محمدؐ کی جس پر نظر ہو گئی ہے
یہ کہہ کے دیتا ہوں دل کو تسلی
یقیناً انھیں اب خبر ہو گئی ہے
ہوئی مغفرت اہلِ عصیاں کو ہاشمؔ
جب امدادِ خیر البشرؐ ہو گئی ہے

تصدق کیوں نہ ہوں اُس سرورِ دیں پر دل وجاں تک
ملے ہیں جس کے صدقے میں ہمیں اسلام وایماں تک
صفاتِ مصطفےٰ کا تذکرہ ہے عرشِ رحماں تک
نظر روح الامیں کی ہے فقط آیاتِ قرآں تک
خمارِ بادہ وکوثر سے ہیں مخمور متوالے
ہوا آتی ہے تسنیمِ جناں کی بزمِ رنداں تک
حرم میں ہے جنونِ بے خودی ہی عین ہُشیاری
عبث ہوش آئے کیوں دیوانۂ صحرائے فاراں تک
الم نشرح کرو دم ہمنفس پڑھ کر ذرا دل پر
ہلالِ بدر کی ضو ہے مرے چاکِ گریباں تک
حرم تک جاتے جاتے کچھ سکوں جوشِ جنوں پاتا
پہونچ جاتے جو خارِ دشتِ بطحا میرے داماں تک
سرِ محشر تری زلفوں کے قیدی چھوڑے جائیں گے
ہے آزادی کا جذبہ ہر اسیرِ پا بجولاں تک
سکونِ دل کی لہروں سے مجھے محسوس ہوتا ہے
پیامِ بے خودی آئے گا اب قلبِ پریشاں تک
دعا ہر دم ہے یہ ہاشم ہو دنیا میں کہ عقبےٰ میں
رسائی ہو خدایا ہاشمی سلطانِ خوباں تک

جلوۂ حسنِ آفریں حُسن و جمالِ مصطفیٰ
تا بہ ابد ہے مستقل جاہ و جلالِ مص

بزمِ تقربِ خدا بزمِ وصالِ مصطفیٰ
آئینۂ جمالِ ذات عکسِ خیالِ مص

شیفتۂ خدا ہوا وہ بخیالِ مصطفیٰ
آیا جسے نظر کبھی حسن و جمالِ مص

رازِ شرفِ حضور کا کھل نہ سکا بجُز خدا
عرشِ علی ہے زینۂ اوجِ کمالِ مص

روکشِ عرش ہے کبھی کعبۂ قلب ہی کبھی
خلوتِ دل ہے آجکل بزمِ خیالِ مص

تابشِ مہرِ حشر میں کام ہر اک کے آگئی
ابرِ مُراد بن گئی گردِ نعلِ مص

اسلئے ناپسند ہے مجھ کو جمالِ نجم و گل
ہے مری چشمِ شوق میں حُسن و جمالِ مص

بابِ حرم پہ کیوں نہ ہو سر مرا مائلِ سجود
جب ہمہ وقت ہی رہے دل میں خیالِ مص

ہاشمی تاجدار کا ہاشمِ زار ہے غلام
حشر میں کام آئیگی الفتِ آلِ مصطفیٰ

○

ہے عرشِ خداوندی دربارِ شہ بطحا
شاہنشہ عالم ہیں سرکارِ شہ بطحا

ہم مست ہیں وہ رند سرشارِ شہ بطحا
کہتے ہیں ہمیں قدسی میخوارِ شہ بطحا

نوشاہ وہاں بھی تھا مکی مدنی دولھا
محشر میں نظر آیا دربارِ شہ بطحا

سرتاج ہیں شاہانِ عالم کی نگاہوں میں
اللہ رے گلہائے دستارِ شہ بطحا

جنّ و ملک و انساں تا حشر سلامی ہیں
ہیں ارض و سما فرماں بردارِ شہ بطحا

فردوس ہیں دنیا میں سینہ ہیں مدینہ میں
ہیں طور بکف ہر جا انوارِ شہ بطحا

جُز شاہِ رسل دیکھا ہرگز نہ کسی کا رُخ
ہم عاشقِ شیدا ہیں خود دارِ شہ بطحا

دو جگ میں اُجالا ہے خورشیدِ مدینہ کا
ہے بزمِ دو عالم میں انوارِ شہ بطحا

اس کو بھی دکھا جلوے اُس ہاشمی نوشاہ کے
ہاشم بھی ہے مشتاقِ دیدارِ شہ بطحا

مدینہ میں پہونچکر آپ اظہارِ بیاں کر لیں

در اقدس پہ سر رکھ دیں بیاں ہم داستا

فضائے طیبہ و محراب کعبہ جلوہ گاہیں ہیں

تمہارے نام کا سجدہ ہے چاہیں ہم جہاں ک

خیالِ پرستش تردامنی سے دل لرزتا ہے

چلو حاصل رضائے شافع کون و مکا

ہمیں دیوانۂ دشتِ مدینہ خلق کہتی ہے

گذر ہو جس بیاباں سے اُسے ہم گلستاں ک

فضائے گنبدِ خضرا کو کر لیں جذب آنکھوں میں

جدھر اُٹھے نظر تعمیرِ ایوانِ جناں کر

ہمیں تم سے محبت ہے ہمیں تم سے تعلّق ہے

جو ہم چاہیں تو اس خالی مکاں کو لامکا

سرِ محشر فرشتے آپ کی خدمت میں لائے ہیں

اجازت آپ اگر دیدیں تو حالِ دلِ بیما

بنے اُس رہ گذر کا ذرّہ ذرّہ کعبہ اے ہاشم

ادب سے قبلہ رُو ہو کر ہم اک سجدہ جہاں کر لیں

O

آج تک ہو نہ سکا حل یہ معمہ کیا ہے
آپ کی قبر ہے یا عرشِ معلّٰی کیا ہے

تبصرے ہیں مہ و خورشید ہیں بالائے فلک
چاند ہے یا کلسِ گنبدِ خضرا کیا ہے

لبِ جاں بخش نبیؐ ہیں ہو لقائے ابدی
اب مجھے حاجتِ اعجازِ مسیحا کیا ہے

سوئے محرابِ حرم رہتا ہے خم ہر ساعت
سرِ تسلیم ہوا یہ تجھے سودا کیا ہے

جُز خدا کوئی نہ سمجھا نہ سمجھ پائے گا
شانِ محبوبِؐ خداوندِ تعالےٰ کیا ہے

کیوں شبِ تارِ لحد ہو گئی روشن یکدم
ہے نکیرین یہ کیا نور یہ جلوہ کیا ہے

وہ بنے روزِ جزا حشر کے دُولھا ہاشمؔ
مرتبہ ہاشمی نوشاہ کا دیکھا کیا ہے

○

جبینِ محبت جھکانے سے پہلے
ادب مانگ اُس آستانے سے پہلے
ادب سیکھ طیبہ میں آنے سے پہلے
سنبھل جا قدم ڈگمگانے سے پہلے
میں تصویرِ حیرت بنا جا رہا ہوں
تصور میں اُن کو بلانے سے پہلے
ہوئے ناخدا گم نہ جب تک بھنور میں
نہ اُبھرا کوئی ڈوب جانے سے پہلے
نویدِ شفاعت کی گر آرزو ہے
پشیماں ہو آنسو بہانے سے پہلے
خیالِ حرم میں مدینہ کے زائر
ہیں شاداں نصیب آزمانے سے پہلے
یہ رندوں کرم ساقیٔ خلد کا ہے
بہشت آگئی بادہ خانے سے پہلے
سبق دے خمارِ محبت کا ساقی
مجھے جامِ کوثر پلانے سے پہلے
نہ آئے قضا یہ ہے ارمان ہاشم
خدایا مدینہ کے جانے سے پہلے

○

لذتِ عشقِ نبیؐ کو رازداں سمجھا تھا میں
رازِ الفت میں مدینہ کو نہاں سمجھا تھا میں

جادۂ طیبہ کو طیبہ جاننے کے باوجود
بیخودی میں خود کو دور از کارواں سمجھا تھا میں

چند اشکوں کا جو سرمایہ مرے دامن میں تھا
بس اُسی کو کائناتِ دوجہاں سمجھا تھا میں

خلوتِ ناز و نیازِ عشق میں میرِ حجاز
دامنِ رحمت کو تیرے درمیاں سمجھا تھا میں

سرو بستانِ مدینہ سدرہ بر کف تھا ہر ایک
شاخِ طوبیٰ پر بس اپنا آشیاں سمجھا تھا میں

راہِ طیبہ میں ہزاروں سجدوں کا لطف آگیا
ہر قدم پہ امتحاں ہی امتحاں سمجھا تھا میں

عرش سے بھی رفیع نہ ہاشمؔ نظر آیا مجھے
ہاشمی دولھا کا جسکو آستاں سمجھا تھا میں

○

بکھر کے دوشِ شہِ رسل تک جو زلفِ مشکیں کی لٹ گئی ہے
سحر سے پہلے ہی ظلمتِ شب خود آپ شرما کے چھٹ گئی ہے

تصورِ مصطفےٰ میں یوں ہی بسر ہوئی زندگی ہماری
جو دن خوشی سے گذر گیا ہے تو رات رو رو کے کٹ گئی ہے

شبِ جدائی کی بیقراری نہ پوچھ مجھ سے مدینہ والے
کہ نیند آنکھوں میں آتے آتے سحر سے پہلے اچٹ گئی ہے

بتائیں کیا سوزشِ محبت ہماری آہوں سے ہے یہ ظاہر
جو دل کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو آسماں تک لپٹ گئی ہے

رہِ طلب میں زمانے والو ادھی ہوں میں نامراد و بیکس
قریب بحرِ عرب جب آیا تو میری کشتی الٹ گئی ہے

سرور آنکھوں میں کیوں نہ آئے ملا ہے آنکھوں کو اب وہ سرمہ
بڑی محبت سے گردِ طیبہ مرے بدن سے لپٹ گئی ہے

اٹھی ہے سوئے نبی جو ہاشم نگاہِ جلوہ نواز میری
خطِ جبیں خود چمک اٹھا ہے نقاب چہرہ سے ہٹ گئی ہے

○

لئے جاتا ہے شوقِ دید طیبہ سے کہاں مجھ کو
بہشتِ آرزو ہے مصطفٰےؐ کا آستاں مجھ کو

ہے طیبہ میں میسّر لطفِ گلزارِ جناں مجھ کو
نظر آتے ہیں ہر سو گلستاں ہی گلستاں مجھ کو

ہوئی حاصل سجودِ شوق کو معراج طیبہ میں
نظر آئی زمینِ بابِ رحمت آسماں مجھ کو

حرم سے چل کے طیبہ کی وہ آئی منزلِ انور
جہاں سے صاف آتا ہے نظر وہ آستاں مجھ کو

عرب کے چاند ماہِ طیبہ تیری ہی محبت میں
ابد تک نورِ حق سے جگمگاتا ہی جہاں مجھ کو

نہ جانے میں کہاں تھا اُس گھڑی راہِ مدینہ میں
لٹاتا تھا جہاں ہوش و خرد کا کارواں مجھ کو

مدینہ کے لئے سینہ میں دل ہر دم تڑپتا ہے
دکھا دو اے شہِ لولاکؐ اپنا آستاں مجھ کو

بچھڑ جائیں رہِ فاراں میں گو یہ قافلے والے
مدینے لے کے خود جائیگا شوقِ آستاں مجھ کو

بچھڑا کرتا تھا آہیں حُبِّ حضرت میں سدا ہاشم
سلیقہ عشق کا تھا اُس زمانہ میں کہاں مجھ کو

○

ہر نظر سے حسن جلووں کو چھپا سکتا نہیں
عشقِ کامل کو سکوں بے دید آ سکتا نہی

مائلِ حسنِ مدینہ اس قدر ہے ذوقِ دید
اپنی صورت دیکھ کر بھی تاب لا سکتا نہ

حق نما جلووں سے بےخود کر کے پھر چونکا دیا
میں تو یہ سمجھا تھا مجھکو ہوش آ سکتا نہ

اس قدر راس آئی مجھ کو لذّتِ دردِ فراق
میں خوشی کے وقت بھی اب مسکرا سکتا نہ

بحرِ عشقِ مصطفےٰ میں غرق ہے کشتی مری
اب کوئی طوفاں مرے نزدیک آ سکتا نہ

دل میں ہاشمؔ جذبۂ اخلاص ہونا شرط ہے
عشق ہو رہبر تو کیا میں انکو پا سکتا نہیں

○

یہ تصوّر بھی کتنا پیارا ہے
میں ہوں اور آپ کا نظارا ہے

کون ہے مونسِ شبِ ہجراں
کملی والےؐ ترا سہارا ہے

راہِ طیبہ میں ہر قدم پہ مجھے
خِضر نے دُور سے پُکارا ہے

ذرّہ ذرّہ ہے گوش بر آواز
شہِ دیںؐ نے مجھے پکارا ہے

سبز گنبد کی ہر طرف ہے بہار
کِسقدر یہ حسیں نظارا ہے

اے میں قرباں شفیعِ محشرؐ کے
کہتے ہیں مجھ کو یہ ہمارا ہے

ہاشمی تاجدارؐ روزِ جزا
ہاشم اپنا فقط سہارا ہے

○

عرش و فرش و لوح و کرسی ہیں ثنا خوانِ حبیبؐ
اے تعالیٰ اللہ یہ اعزاز یہ شانِ حبیبؐ

ساقیٔ کوثر سے رندو! بڑھ کے لو جامِ طہور
ہے وہ کوثر سامنے اے بادہ نوشانِ حبیبؐ

دل تو اُن کا ہو چکا سینے میں دل اب ہے کہاں
تھا فقط اک دل کیا میں نے وہ قربانِ حبیبؐ

ہے بیابانِ مدینہ ہر قدم خُلدِ نظر
دل میں ہے دیوانۂ بطحا کے بستانِ حبیبؐ

سبز گنبد کی زیارت مجھ کو ہو جائے نصیب
صدقے اے مولا دکھا دے روئے تابانِ حبیبؐ

شاید اب اُلفت تکلّف کی حدوں سے بڑھ گئی
مُلتفت اپنی طرف پاتا ہوں چشمانِ حبیب

ہر گلی ہے گلشنِ جنّت مدینہ کی اُنھیں
کیوں پھریں صحرا بصحرا رہ نوردانِ حبیب

ہیں سرِ میزاں سیہ کارانِ اُمّت سُرخ رُو
حشر میں ہے ساری اُمّت زیرِ دامانِ حبیب

منعقد ہے عاشقانِ مصطفیٰؐ کی انجمن

ہے فزوں جنّت سے طیبہ کے بیاباں کا جمال
سبز گنبد پہ فدا ہے باغِ رضواں کا جمال

جذبۂ عشق و محبت میں لگے ہیں چار چاند
دیکھتا ہوں ہر نفس میں شاہِ خوباں کا جمال

ابرِ رحمت ماہِ کامل پر ہے یا چھایا ہوا
چاند سے مکھڑے پہ ہے یا زلفِ پیچاں کا جمال

فرطِ حیرت سے ہوں بے خود کچھ نظر آتا نہیں
سامنے روضہ ہے یا ہے شاہِ خوباں کا جمال

ہچکیاں آنے لگیں ہیں ہے دمِ رحلت قریب
کاش آجائے نظر محبوبؐ یزداں کا جمال

یاد آتا ہے مدینہ کی فضاؤں کا سماں
فصلِ گل میں دیکھ کر ابرِ بہاراں کا جمال

نیند کیا آئے شبِ غم! اے ستارو دیکھ لو
کس قدر پُر نور ہے ذرّاتِ فاراں کا جمال

تھا شبستانِ حرم میں یوں شبِ اسرا کا چاند
چاندنی راتوں میں جیسے ماہِ تاباں کا جمال

حور و غلماں بزم میں سنتے ہیں ہاشم کا کلام
ہے یہ بزمِ مصطفےٰ کے منقبت خواں کا جمال

○

تری رحمت جو یارب مائلِ اکرام ہو جائے
بلا رو میرا بگڑا ہوا ہر کام ہو جائے

عطائے رحمۃ اللعٰلمینؐ گر عام ہو جائے
جہانِ رنگ و بو گرویدۂ اسلام ہو جائے

زخود ساغر بکف ہر رندِ مے آشام ہو جائے
حضورِ ساقیٔ کوثرؐ جو دورِ جام ہو جائے

نہ سینہ طورِ سینا قلب نیک انجام ہو جائے
رقم گر لوحِ دل پر اُن کا روشن نام ہو جائے

جو دل پر ہاتھ رکھ کر آپ آیاتِ شفا پڑھ دیں
عجب کیا اِس مریضِ ہجر کو آرام ہو جائے

نہ آئیں خواب میں ہو پختگی پیدا عقیدت میں
مزا آجائے تکمیلِ خیالِ خام ہو جائے

بکھر جائیں رُخِ والفجر سے جو گیسوئے مشکیں
تو نورِ صبح سے روشن چراغِ شام ہو جائے

حرم میں سجدے ہوں کعبہ ہو دل لبّیک ہو لب پر
پسند اللہ کو گر جامۂ احرام ہو جائے

مداحِ رسولِ ہاشمیؐ آغاز سے ہاشم

○

مقدر آزمانا چاہتا ہوں
ترے روضہ پہ آنا چاہتا ہوں

زمانہ ہو گیا آنسو بہاتے
ذرا اب مسکرانا چاہتا ہوں

مدد اے جذبۂ داغِ غلامی
انھیں اپنا بنانا چاہتا ہوں

ذرا اے چشمِ رحمت اک اشارا
خوشی سے غم مٹانا چاہتا ہوں

لٹا تھا کارواں جب جا حرم میں
اُسی رستے پہ جانا چاہتا ہوں

جہاں تکمیلِ ذوقِ بندگی ہو
وہ سنگِ آستانا چاہتا ہوں

گوارا مجھ کو ہاشم ہجر لیکن
محبت کو چھپانا چاہتا ہوں

○

نبیؐ کی یاد سے دم بھر میں غافل ہو نہیں سکتا
نصیبِ دشمناں ایسا مرادل ہو نہیں سکتا
غم و دردِ حرم ہیں سُرخیاں خونِ تمنّا کی
بیاں افسانۂ بربادیٔ دل ہو نہیں سکتا
غرورِ نفس و ذوقِ معصیت جبتک کہ باقی ہے
سکونِ قلب اہلِ دل کو حاصل ہو نہیں سکتا
مجھے کشتی کا رُخ بحرِ عرب میں موڑ لینے دو
یہ مجھ سے اے سبک ساران ساحل ہو نہیں سکتا
ابھی دل میں عمل کا جوشِ دردِ عشق باقی ہے
ابھی میں کیفِ خودداری سے غافل ہو نہیں سکتا
بچھڑ جائیں رہِ فاراں میں گو یہ قافلے والے
مگر میں بے نیازِ شوقِ منزل ہو نہیں سکتا

مرے ہر شعر میں نعتِ نبیؐ کا رنگ ہے ہاشم
سرِ محفل کوئی میرے مقابل ہو نہیں سکتا

جنونِ عشقِ طیبہ میں یہ حالت ہوتی جاتی ہے
مجھے اُن سے اُنھیں مجھ سے محبت ہوتی جاتی ہے

مجھے محسوس ہوتا ہے سکونِ دل کی لہروں سے
مرے سرکار کو مجھ سے محبت ہوتی جاتی ہے

عیاں ہے برہمی سی کچھ خمِ زلفِ پیمبر میں
سرِ میزاں مری بخشش کی صورت ہوتی جاتی ہے

نقابِ رُخ اٹھا کر خلد سے سوئے جہاں دیکھو
جہاں کو نزہتِ تُو کی ضرورت ہوتی جاتی ہے

محبت میں فنا ہو کر ہوا محسوس یہ مجھ کو
مری جانب اب اُنکی چشمِ رحمت ہوتی جاتی ہے

مجھے گھیرا ہے ہر جانب سے شاہا یاس و حرماں نے
مگر اس دل کو طیبہ کی محبت ہوتی جاتی ہے

رسولِ ہاشمی سے ہے جو نسبت مجھکو اے ہاشم
خدا کا شکر تکمیلِ محبت ہوتی جاتی ہے

○

فراقِ طیبہ میں رو رو کے ہمنشیں میں نے
خزاں نصیب فضائیں نکھار دیں میں نے
نگاہِ شوق پہ جب کر لیا یقیں میں نے
تجلیاں تری بے پردہ دیکھ لیں میں نے
نبیؐ کے نقشِ قدم کو بنا لیا کعبہ
ہر ایک در سے بچاتے ہوئے جبیں میں نے
جب آ گئی کبھی بحرِ عرب میں یاد اُن کی
پلٹ دیا ہے تلاطم کا رُخ وہیں میں نے
رہِ حجاز میں ثابت قدم رہا ہوں حضورؐ
جنوں کا نام نہ رسوا کیا کہیں میں نے
لئے ہوئے ہوں مدینہ کی یاد سینے میں
بدل دیا ہے مذاقِ دلِ حزیں میں نے

رہِ جنوں میں خود اپنی زباں سے اے ہاشم
سنی ہے حسن کی آوازِ دلنشیں میں نے

○

مدینہ کا جہاں بھی کیا جہاں ہے
تجلّی اِک زمیں تا آسماں ہے

محمدؐ کا یہ لطفِ بیکراں ہے
خدا کا نور دل میں نہاں ہے

مرے دامن میں بکھرے ہیں جو آنسو
نہیں موتی یہ نذرِ آستاں ہے

نہ ہے کیفِ نمازِ واوجِ سجدہ
مرا سر ہے وہ سنگِ آستاں ہے

نسیمِ خلد ہے گلپاش ہر دم
مدینہ میں جو میرا آشیاں ہے

جدا ہر راہ سے راہِ عدم ہے
نہ منزل ہے نہ کوئی کارواں ہے

یہ کہہ کر جان دی بیمارِ شبہ نے
کہاں ہے اے غمِ ہستی کہاں ہے

دمِ آخر کھلا یہ رازِ ہاشم
محبت امتحاں ہی امتحاں ہے

○

خودی کو راہِ خدا میں مٹا کے دیکھ لیا
مآلِ زیست مدینہ میں جا کے دیکھ لیا
تصورات کی دنیا بسا کے دیکھ لیا
خیالِ طیبہ کو دل میں سما کے دیکھ لیا
نصیبِ حسنِ یقیں آزما کے دیکھ لیا
حجابِ حدِ تعین اٹھا کے دیکھ لیا
رہا جو طور پہ چشمِ کلیم سے مستور
وہ جلوہ ہم نے مدینے میں جا کے دیکھ لیا
جب انکو پردے ہی پردے میں دیکھنا چاہا
نظر بچا کے تصور میں لا کے دیکھ لیا
نہ دور رہنے دیا منزلِ حرم سے انہیں
قریب کعبہ و طیبہ بلا کے دیکھ لیا

نبی کے حسنِ مجسم کو ہم نے اے ہاشم
نگاہِ کون و مکاں سے بچا کے دیکھ لیا

○

کیا بتاؤں میں اثمؔ کیا جذبہ کامل میں ہے

راہ گم کردہ نظر اب بدر کی منزل میں ہے

ہچکیاں آنے لگیں ہیں ہے دمِ رحلت قریب

المدد جانِ مسیحا جاں بڑی مشکل میں ہے

اک طرف طیبہ کی دھن ہے اک طرف یادِ نبیؐ

جاں بحق ہونیکی حسرت ہر نفس اب دل میں ہے

عشق ہے منزل بہ منزل سوئے طیبہ تیز گام

حسن جس منزل میں تھا اب تک اسی منزل میں ہے

مرحبا ذوقِ تصور شکریہ اے شوقِ دید

حسن بھی ہے جلوہ گاہِ حسن بھی اب دل میں ہے

میں اگر چاہوں تو آجائیں ابھی وہ بے نقاب

ایک اثر ایسا بھی میرے جذبہ کامل میں ہے

موجِ دریا موڑنے کا تھا کبھی جس کو خیال

ناؤ اب الجھی ہوئی وہ دامنِ ساحل میں ہے

راہِ طیبہ میں کدھر جاؤں میں ہاشم کیا کروں

ہر قدم پر جان دینے کا ارماں دل میں ہے

○

جبینِ شوق کو سجدوں پہ مائل دیکھ لیتا ہوں
تمہارا نقشِ پا جب خضرِ منزل دیکھ لیتا ہوں
ہوائے رُخ کو میں اے طائرِ دل دیکھ لیتا ہوں
حرم کی سمت پروازِ عنادل دیکھ لیتا ہوں
ترے جلووں میں گم ہو کر تجھے پانا تو ہے مشکل
حرم کی یاد میں کھویا ہوا دل دیکھ لیتا ہوں
لرز جاتا ہوں کثرت سے گناہوں کی سرِ میزاں
انھیں آزردہ جب محشر میں اے دل دیکھ لیتا ہوں
تمہاری تابشِ رُخ ضوفگن جب دل میں ہوتی ہے
اُس آئینہ میں عکسِ ماہِ کامل دیکھ لیتا ہوں
سمجھتا ہوں یقیناً دید ہوگی مجھ کو روضہ کی
انھیں اپنی طرف جب وقت مائل دیکھ لیتا ہوں

سفینے عاشقوں کے جب رواں ہوتے ہیں جدہ کو
میں ہاشم بیخودی میں سوئے ساحل دیکھ لیتا ہوں

○

پھر روضۂ نبیؐ مجھے یاد آ کے رہ گیا
بابِ جناں نگاہ سے ٹکرا کے رہ گیا

اللہ رے یہ حسنِ تصوّر کا ذوقِ دید
بے پردہ حُسنِ ذات نظر آ کے رہ گیا

رنگِ بہارِ باغِ مدینہ نہ پوچھیے
میں دامنِ حیات کو پھیلا کے رہ گیا

سنتے ہی نامِ پاک دیارِ حبیبؐ کا
میں منزلِ حرم کے قریب آ کے رہ گیا

جب کوئی شامِ ہجر سہارا نہ مل سکا
میں دل کو اور دل مجھے سمجھا کے رہ گیا

وارفتگیٔ عشقِ مدینہ کی آڑ میں
مر کر میں زندگی کا مزہ پا کے رہ گیا

ہاشم پھر آج گنبدِ خضرا کی یاد میں
عہدِ شہِ رسل مجھے یاد آ کے رہ گیا

○

ہوا ہے اس لئے دنیا میں اظہار شب اسرا
قیامت تک رہیں گے ذکر و اذکار شب اسرا

حد قوسین میں جہاں ہیں سرکار شب اسرا
ہیں صدر بزم او ادنیٰ کماندار شب اسرا

عرب کے چاند ہیں جب آئینہ دار شب اسرا
حرم سے عرش تک چھائے ہیں انوار شب اسرا

بہار جاوداں قرباں ہے باغ ہشت جنت پر
جناں فردوس اے رضواں ہیں گلزار شب اسرا

رسولان گرامی سب کے سب حاضر ہیں قافلے میں
امام الانبیاءؐ لیکن ہیں سرکار شب اسرا

ہیں جبریل امیں حاضر مکان ام ہانی سے
ہیں صرف خواب وہ محبوب غفار شب اسرا

ملانے جا رہے ہیں مصطفےٰ عرش الٰہی پر
ہیں بیشک احمد مختارؐ مختار شب اسرا

شب معراج گو اسوقت تک راز الٰہی ہے

○

جھوم کر چھائی ہے کعبہ میں گھٹا میرے لئے
لا طہورِ خلد ساقی جلد لا میرے لئے

جب دعا کو ہاتھ اٹھاؤنگا میں سوئے مصطفٰی
خود بخود بابِ اثر کھل جائیگا میرے لئے

رات دن یادِ مدینہ رات دن آہوں سے کام
آگئی ہے راس یہ آب و ہوا میرے لئے

المدد شوقِ زیارت المدد اے شوقِ دید
اب اٹھا رخسار سے پردہ اٹھا میرے لئے

نالہ و فریادِ طیبہ سے سکوں آہی گیا
آگئی ہے راس یہ آب و ہوا میرے لئے

شانِ محبوبی جبینِ حق نما سے ہے عیاں
ذرہ ذرہ میں ہی وہ جلوہ نما میرے لئے

کب سے مچلی ہے نگاہِ آرزو ہاشم مری
رو رہا ہے قافلے کا قافلہ میرے لئے

○

خلد میں لایا ہے یہ مجمعِ رنداں ہم کو
جام پر جام پلا آج تو رضواں ہم کو

رشکِ فردوس ہے مے خانۂ فاراں ہم کو
ہیں سبو کش ہے سرورِ مئے عرفاں ہم کو

جانبِ آبِ بقا خضر بلائیں نہ ہمیں
چاہِ زمزم ہے یہی چشمۂ حیواں ہم کو

قدسیوں ہم رُخِ محبوب کو تکتے ہیں ابھی
فردِ عصیاں نہ دکھاؤ سرِ میزاں ہم کو

خیر مقدم کو بڑھے خارِ مُغیلانِ حرم
تار تار آئے نظر جیب و گریباں ہم کو

دشتِ ایمن کی طرف اہلِ حرم کیا دیکھیں
جلوۂ طور دکھا شمعِ شبستاں ہم کو

دردِ اسلام بھی دے جذبۂ ایماں بھی دے
تو نے مولا جو بنایا ہے مسلماں ہم کو

مغفرت کی سرِ محشر ہے اُمید اے ہاشم

○

خدا کی شان ہے یہ شوکت و شانِ شبِ اسرا
کہ ہیں محبوبِ ربِّ کعبہ سلطانِ شبِ اسرا

نمازِ پنجگانہ حشر تک دنیا میں قائم ہے
ابد آثار ہے اُمّت پہ احسانِ شبِ اسرا

حرم کی عظمتیں اقصےٰ کی عزت عرش کی رفعت
ہیں شیدائے شہ والا ہیں قربانِ شبِ اسرا

عروج اسلام نے پایا ہوئی معراج اُمّت کو
زہے اکرام و انعام فراوانِ شبِ اسرا

ہیں سرتاجِ رسالت خلوتِ قوسین کے نوشہ
امینِ کعبۂ یزداں ہیں سلطانِ شبِ اسرا

فرشتے عرش کے صرفِ طوافِ میرِ کعبہ ہیں
ہے بیتِ اُمّ ہانی فخرِ سلطانِ شبِ اسرا

تہی داماں ہے ہاشم سائلِ دربارِ حسرت ہے
عطا اے ہاشمی آقا ہو فیضانِ شبِ اسرا

سلطانِ اُمم شاہِ دوسرا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا
اورنگ نشینِ عرشِ علا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

تخلیقِ دو عالم کا ہو سبب ہو مہرِ عجم ہو ماہِ عرب
مرحبا ہے تمہارے رُخ کی ضیا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

والشمس ہے رُخ والنجم جبیں ہے اِن کی صورت شکلِ حسیں
ہو مصحفِ قدرت تم بخدا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

پھولوں میں ترے عارض کی مہک ذروں میں رُخِ تاباں کی جھلک
ممنون ترے باغ و صحرا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

غربت میں ہمارا کوئی نہیں جینے کا سہارا کوئی نہیں
دامانِ کرم میں ہم کو چھپا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

خدام ہیں سب بے گھر بے در ہے کالی گھٹا چھائی سر پر
ان خانماں بربادوں کو بچا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

جو بے سروساماں ہیں سائل جو کر چکے سب دولت زائل
ہو اُنکی طرف مائل بہ عطا یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

تم حور و ملک کے ہو سرور قربان ہیں تم پر جن و بشر
تم پر ہیں تصدق ارض و سما یا ختمِ رسل محبوبِ خدا

اے تاجوروں بہرِ خدا یاشمہ کی طرف ہو جستی عطا

ہے عزیز اللہ کو ہر دم جو عزت آپ کی
یا محمدؐ ہے نبوت تا قیامت آپ کی

چھا گئی عالم کے ہر گوشہ پہ رحمت آپ کی
جب ہوئی تخلیق سلطانِ رسالت آپ کی

ماہِ کنعاں میں ضیا تھی درحقیقت آپ کی
دیکھی تھی حسنِ یوسف کی ضیافت آپ کی

لیلۃ المعراج کا ہے نور تا شامِ ابد
مطلعِ صبحِ ازل صبحِ ولادت آپ کی

آپ کے شیریں لبوں کے مدح خواں گنجِ شکر
آپ کی ہر بات سے ظاہر حلاوت آپ کی

آپ نے عالم کو پہنچایا پیامِ اسلام کا
عام تھی ہر قوم ہر مذہب کو دعوت آپ کی

بخشے جائیں گے گنہگارانِ امت حشر میں
عاصیوں کو کام آئیگی شفاعت آپ کی

ہے خدا عاشق خدائی شیفتہ شیدا ملک
کسقدر ہے یا نبیؐ محبوب صورت آپ کی

ابد تک ہاشم گیا ہے ادراک جہاں سے ماسوا

○

ہم شمعِ حرم کے پروانے کب جان کی پروا کرتے ہیں
جو آتشِ ہجر ہے سینہ میں اُس آگ سے کھیلا کرتے ہیں

رضواں ہے مدینہ کا وہ چمن ہے جسکی مہک گلشن گلشن
ہے گلشنِ جنّت جس پہ فدا اُس گل کی تمنّا کرتے ہیں

پروانہ جلا اور شمع بجھی تارے بھی چمک کر ڈوب گئے
انوارِ سحر ہیں روضہ کا زوار نظارا کرتے ہیں

طیبہ کے گلابی پھولوں پر روضہ کی سنہری جالی پر
جب اپنی نظر پڑ جاتی ہے جنّت کا نظارا کرتے ہیں

صرف ایک جھلک کا نظارہ تھا غش کھا کے گرے وہ طور جلا
موسیٰؑ بہ نگاہِ مدہوشی جلووں کا نظارا کرتے ہیں

خلوت کدۂ انوارِ ازل ہے طور و حرم کی ہر وادی
کیوں جوشِ جنوں میں سودائی جنّت کا نظارا کرتے ہیں

اے قافلے والو! کیا جانو ہے پیشِ نظر روضہ میرے
در پردہ تصوّر میں ہاشمؔ روضہ کا نظارا کرتے ہیں

○

دنیا کے غموں سے تنگ آ کر ہم اُن سے محبت کر بیٹھے
جب حد سے بڑھا دردِ فرقت اظہارِ مسرت کر بیٹھے

موسیٰ کو جو شوقِ دید بڑھا دیدار کی جرأت کر بیٹھے
غش کھا کے گرے گرتے گرتے جلووں پہ وہ حیرت کر بیٹھے

نوشاہِ عرب کے دیوانے اب ہوش کی باتیں کیا جانیں
سب ہوش و خرد قربان کر کے دیدار کی حسرت کر بیٹھے

جنت میں لبِ تسنیم آ کر ساقی نے جو ڈالی مست نظر
رندانِ جناں مدہوش ہوئے پیمانہ قیامت کر بیٹھے

حقدارِ خلافت نزدِ خدا تھا کون بنی آدم کے سوا
ہنگامِ ازل ناحق قدسی انساں کی شکایت کر بیٹھے

ہے جستجوئے طیبہ جس کو درپیش ہے کچھ مشکل جس کو
اُس مردِ خدا کو لازم ہے اشکوں پہ قناعت کر بیٹھے

رو رو کے قیامت ہم نے کی عشاق گئے جب طیبہ کو
ہاشم یہ خلافِ شانِ وفا کیوں اُن سے شکایت کر بیٹھے

○

جس باغ میں مدینہ کی آب و ہوا نہ ہو
جنت بھی ہو تو مجھ کو الٰہی عطا نہ ہو

ممکن ہے کب کہ عشقِ رسولِ خدا نہ ہو
ہے کون جو جمالِ نبیؐ پہ فدا نہ ہو

یارب جہاں میں ایسا کوئی بینوا نہ ہو
سو جاں سے جو گدائے درِ مصطفےٰؐ نہ ہو

بد قسمتی کا بے اثری کا ثبوت ہے
نالہ جو تا فضائے مدینہ رسا نہ ہو

لایا ہے شوق اس لئے سوئے جناں مجھے
جنّت میں کوئی تازہ شگوفہ کھلا نہ ہو

شاداب جب سے ہے مرا باغِ آرزو
آئی کہیں مدینہ سے بادِ صبا نہ ہو

فرما رہے ہیں جانِ مسیحا سکونِ دل
افسردہ اے مریضِ محبت ذرا نہ ہو

بے کیف ہے لطافتِ ہر نعت و منقبت
گر شعر و نظم روکشِ حمدِ خدا نہ ہو

تحسین و آفریں سرِ محفل محال ہے
اُس ہاشمی لقب کی جو ہاشم ثنا نہ ہو

○

جب حشر میں سلطانِ قوسین و دنےٰ پہنچے
سر خم گئے سب اہلِ تسلیم و رضا پہنچے

جب اُنکو شبِ اسرا احکامِ خدا پہنچے
وہ عرشِ معلیٰ تک بہ عز و علا پہنچے

رازِ عدم و ہستی آئینہ ہوئے جس دم
ہونے کو فنا فی الحق اربابِ بقا پہنچے

تھا پیشِ نظر مکہ دل سوئے مدینہ تھا
ہم دیکھ کے کعبہ ہیں یہ قبلہ نما پہنچے

تم جلوہ دکھا جانا بالیں پہ چلے آنا
ساعت مرے مرنے کی جس وقت شہا پہنچے

جب میکدۂ رب سے پیغامِ الست آیا
کہتے ہوئے مستی میں ہم قالوا بلےٰ پہنچے

اُس ہاشمی دولھا کے قربان دلِ ہاشم
جب یاد کیا اُن کو وہ صلِ علیٰ پہنچے

○

تمہاری دسترس میں ہے شہ ہر دو سرا سب کچھ
زر و دولت ہے پاتے ہیں تمہارے بینوا سب کچھ
فنا گو ہو چکی ہے شانِ زہد و اتقا سب کچھ
مگر ہے یا نبیؐ ہم کو تمہارا آسرا سب کچھ
ہو مختار جز و کل۔ مالکِ ملکِ الٰہی ہو
ملے ہیں اختیارات آپکو حق سے شہا سب کچھ
ہے کنجی اُن کے ہاتھوں میں خدائی کے خزانوں کی
خدا دیتا ہے لیکن بانٹتے ہیں مصطفٰےؐ سب کچھ
کہا جائیگا شیدا آپ ہی کے چاند سے رُخ کا
جہانِ حسن میں گو بن کے آئے دوسرا سب کچھ
شفا موقوف ہے لیکن مدینہ کی حضوری پر
علاجِ دردِ دل بیمارِ ہجراں کر چکا سب کچھ
مدینہ ہی کو عشاقِ مدینہ کہتے ہیں جنت
یہ مانا ہے بہشت و خلد کی دلکش ہوا سب کچھ
بقائے جاوداں بعدِ فنا مانگو مدینہ میں
خدا دا لو درِ احمدؐ سے تم کو مل گیا سب کچھ
ثنائے ہاشمی دولھا رضائے رب کا ساماں ہے
مجھے نعتِ نبیؐ ہے ہاشمِ نغمہ سرا سب کچھ

○

کلام اللہ ہے ایک دائمی پیغام حضرتؐ کا
رہے گا تا قیام حشر روشن نام حضرتؐ کا

ہے اسمائے نبی میں اسم اعظم نام حضرتؐ کا
فدا سو جاں سے ہے ہر صاحب اسلام حضرتؐ کا

وہ نور اوّلین بھی ہیں وہ ختم المرسلینؐ بھی ہیں
وہ تھا آغاز حضرتؐ کا یہ ہے انجام حضرتؐ کا

ہوئی دنیا کی دنیا معرفت آگاہ و حق آگاہ
مبارک کسقدر دنیا میں تھا اقدام حضرتؐ کا

امام الانبیاءؐ ہیں سیّد الکونینؐ ہیں آقا
ہر اہل معرفت ہے خادم الخدام حضرتؐ کا

دماغ و قلب ہیں سرشار صہبائے مدینہ سے
مرا سینہ ہے مینا میرا دل ہے جام حضرتؐ کا

مدینہ کی تمنّا دل میں ہے کھویا ہوا سا ہے
وطن آوارہ باقیؔ عاشق ناکام حضرت کا

نام آپ کا لیتے ہیں دو جہاں ہر صبح و مسا سلطان رسل
لاریب ہیں آپ کے زیر نگیں سب ارض و سما سلطان رسل

ذرّے تیرے نقش کف پا سے ہیں چاند ستاروں پہ خنداں
جلووں سے تیرے فردوس محل ہے غار حرا سلطان رسل

تو نورِ مجسّم ہے شاہا دنیا سے ہے گم تیرا سایہ
محبوب ہے نزدِ رب تیری ہر شان و ادا سلطان رسل

کونین برائی ہیں تیرے اعجاز صفاتی ہیں تیرے
سر تیرے شفاعت کا سہرا تو حشر کا دولہا سلطان رسل

ٹکڑوں سے تیرے دنیا ہے پلی لاریب جہاں پرور تو ہے
معطی ہے خدا قاسم ہے تو ۔ تو اُن دانا سلطان رسل

فاران کے ہجر میں مرتا ہوں بیتاب ہوں آہیں بھرتا ہوں
نالوں کو مرے اے بادِ صبا پہنچا دے ترا سلطان رسل

نوشاہ بنی ہاشم ہے میرِ بہشت ابوالقاسم
از صبح ازل تا شام ابد ہے نور خدا سلطان رسل

○

رندانِ حرم نے مستی سے جنت میں یہ آکر کام لیا
فردوس میں دستِ ساقی سے کوثر کا چھلکتا جام لیا
رضواں نے کہا سبحان اللہ جبریلؑ نے دل کو تھام لیا
جب جنِ انل نے صبحِ ازل سلطانِ رسل کا نام لیا
محشر میں شفیعِ محشرؐ نے کس لطف و کرم سے کام لیا
رنجور کے خود آنسو پونچھے خود گرتے ہوئے کو تھام لیا
ناکامِ تمنا نے آخر یوں لطفِ نبی سے کام لیا
مشکل کوئی مشکل ہی نہ رہی جب سرورِ دیںؐ کا نام لیا
طے کرتے ہوئے یوں دشت و چمن دیوانے مدینہ تک پہنچے
دو چار قدم کانٹوں پہ چلے دو چار قدم آرام لیا
جنت کے بہانے سے قدسی کرنے ہی کو تھے محشر سے جدا
عشاق نے وہ تو یہ کہیے سرکارؐ کا دامن تھام لیا
کوثر پہ جو دیکھا اب تشنہ رندانِ حرم کے مجمع کو
ایک ہاتھ میں ساقی نے شیشہ اک ہاتھ میں زریں جام لیا

نعتِ شہِ والا پڑھتے ہی بخشش کا ہوا فرماں جاری
ہاشمؔ نے شفیعِ محشرؐ سے یہ روزِ جزا انعام لیا

○

ازل ہے جلوہ خانہ جس کے نورِ ابتدائی کا
ابد عرش آستاں ہے اُس کے اوجِ انتہائی کا
نہ کیوں ہو مغفرت انعام نعتِ مصطفائی کا
خدا شائق ہے خود محبوب کی مدحت سرائی کا
سلامی کے لئے تھے انبیا افلاک پہ حاضر
شبِ معراج تھا یہ نظم اُن کی پیشوائی کا
لب کوثر تھا خُم بہ سو جہاں ہیں ساتھ رندوں کے
جہاں ہیں ناز تھا زاہد کو اپنی پارسائی کا
تبسّم ریز ہونٹوں کا نبی کے لے خدا صدقہ
نہ دیکھے روز محشر منہ یہ عاصی جگ ہنسائی کا
مدینہ میں طلب فرمایئے سرکار مجھ کو بھی
ملے موقع مجھے بھی در پہ قسمت آزمائی کا
نظر آئے گی ہر مدّاح کے قصرِ عروسی میں
بڑا غرّہ تھا حورِ خلد کو ناکدخدائی کا

براتی امّتی سارے جمع ہیں جشنِ محشر میں

O

عرش پر کیف کیوں نہ ہو کونین میں شانِ حرم

میرِ خوبانِ عرب ہیں میرِ خوبانِ حرم

حد سے جب میری محبت کی بڑھیں سرگرمیاں

خود بخود آئی نسیم صبح بُستانِ حرم

اُنکی یاد اُن کا کرم ذکر اُن کا کام آ ہی گیا

اب حرم میں ہوں سراپا دل ہے مہمانِ حرم

نیند کیا آئے شبِ غم اے ستاروں دیکھ لو

لیلۃ الاسرا ہے ہر شامِ شبستانِ حرم

یادِ طیبہ لے رہی ہے دل میں پھر اب چٹکیاں

شاید اب ہو جائے پورا شوق و ارمانِ حرم

کیا اُسے جنت سے مطلب کیا اُسے دنیا کا غم

جسکے ہاتھوں میں ہو دستِ میرِ خوبانِ حرم

نغمۂ تحسینِ شورِ آفریں ہے ہر طرف

بزم میں ہے آج ہاشمؔ منقبت خوانِ حرم

○

مہرِ عرب ہیں ماہِ جبینِ عجم ہیں آپؐ
سلطانِ دیں پناہ ہیں شاہِ اُمم ہیں آپؐ
وہ جن پہ رب کی نعمتیں سب مختتم ہیں آپؐ
ہیں فیض بخش و صاحبِ فیضِ اتم ہیں آپؐ
اللہ کے حبیبؐ شفیع الاُمم ہیں آپؐ
وہ ذوالجلال آپ ہیں وہ ذوالکرم ہیں آپؐ
کعبہ ہے قبلۂ دو جہاں آپکے سبب
محبوبِ حق ہیں خسرو بیت الحرم ہیں آپؐ
جو کچھ ہے کائنات میں سب کچھ ہے آپؐ کا
تا روزِ حشر خسرو عالی حشم ہیں آپؐ
جلوہ ازل سے تا بہ ابد ہے حضورؐ کا
نورِ مبیں ہیں لمعۂ نورِ قدم ہیں آپؐ
لو ہاتھ میرا آؤ شفاعت کو حشر میں
عالم کے دستگیر شفیع الامم ہیں آپ
ہاشم کو ہونے دینگے نہ رسوا جہان میں

○

کب سے مچلی ہے نگاہِ آرزو سوئے حبیبؐ
شایقِ دیدار کو یارب دکھا روئے حبیبؐ

صبحِ عیدِ عارفاں ہے جلوۂ روئے حبیب
لیلۃ القدرِ مبیں ہے شامِ گیسوئے حبیبؐ

مست ہے سرشار ہے ہر زائرِ کوئے حبیبؐ
کتنی دل خوش کن خدا شاہد ہو خوشبوئے حبیبؐ

ماہِ کامل پر ہے رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی
ہیں نقابِ عارضِ پرنور گیسوئے حبیبؐ

ہیں چراغِ طور کے انوار فردوسِ جمال
ہے نظر کے سامنے آئینۂ روئے حبیبؐ

زینتِ پہلوئے آنحضرتؐ ہیں عثمانؓ و علیؓ
ہے رُخِ حسنینؓ میں رنگینیٔ روئے حبیبؐ

ہے معطّر اُنکی نکہت سے جہانِ رنگ و بو
ہے ریاضِ دہر و باغِ خلد میں بوئے حبیبؐ

اُن کو محبوبِ خدا کہتا ہے قرآنِ عظیم
ہے یہ ہاشم حشمتِ عشّاق پہلوئے حبیبؐ

ذرا جس پہ اُن کا کرم ہو گیا ہے
غنی وہ خدا کی قسم ہو گیا ہے

اُسے دائمی سربلندی مبارک
جو سر اُن کی چوکھٹ پہ خم ہو گیا ہے

یہ کیا کہیئے باطل کو ہے کیوں ترقی
مرا کیفِ ایماں ہی کم ہو گیا ہے

سرِ حشر اعمالِ بد کی ہوئی پرسش
مرا سر ندامت سے خم ہو گیا ہے

پڑے ہیں سنہرے جو زم زم کے چھینٹے
ہر اک پھول اک جامِ جم ہو گیا ہے

تصوّر میں خیر البشرؐ کی ہے آمد
زخود دل سے زائل الم ہو گیا ہے

ذرا رُخ سے گیسو ہٹا کملیؐ والے
زمانہ گرفتارِ غم ہو گیا ہے

گرہ وہ ثنا خوانِ مولا ہیں ہاشم
عیاں میرا جاہ و حشم ہو گیا ہے

○

حسینانِ دو عالم جان و دل سے اُن پہ قربان ہیں
وہ محبوبِ خدا محبوبِ اُمّت جانِ جاناں ہیں

مسلماں اُن پہ نازاں اہلِ ایماں اُن پہ قرباں ہیں
رسولِ ہاشمیؐ شاہِ رسل سلطانِ خوباں ہیں

تصدّق ناتواں ہیں نیک و بد ممنونِ احساں ہیں
انیسِ بیکساں ہیں وہ شفیعِ اہلِ عصیاں ہیں

سرِ محشر مقامِ حمد پر سرکار آئیں گے
جلو میں انبیاء حور و ملک ہیں جنّ و انساں ہیں

ہے بے پردہ نظارہ خود میسّر آسمانوں پر
شبِ اسرا فرشتے کس قدر مسرور و شاداں ہیں

رُخِ انور اگر ہے والضحیٰ واللیل ہیں گیسو
تو بیشک دونوں رخسارِ مبیں تفسیرِ قرآں ہیں

عطا کی ہے محمدؐ کی محبت جن کو خالق نے
وہی تو ہیں خدا والے وہی تو اہلِ ایماں ہیں

بتا دو اُن کو رضواں راستہ تسنیم و کوثر کا
یہ رندانِ مدینہ ساقیٔ کوثر کے مہماں ہیں

ہمیں بھی آرزوئے مغفرت ہے ربّ تعالےٰ سے
رسولِ ہاشمیؐ کے ہم بھی ہاشم منقبت خواں ہیں

○

نظر روضہ نہ کیوں محبوب کا عرشِ علیٰ آئے
سلامی کو فرشتے عرش سے صبح و مسا آئے

خدا سے اذنِ بخشش لے کے محبوبِ خدا آئے
بخیر و عافیت افلاک سے خیر الوریٰ آئے

نظر جلووں سے جنت آستاں ارض و سما آئے
زمیں پر جب فلک سے تاجدارِ دو سرا آئے

یہ کوثر میکدہ ہے ساقیِ کوثر کے مستوں کا
کہاں رندوں میں زاہد آپ بنکر پارسا آئے

تبارِ جاوداں حاصل اُسے جانِ مسیحا ہو
نظر بیمارِ غم کو جب ترا دار الشفا آئے

تمہاری چشمِ میگوں خضر جب ساغر پہ پڑ جائے
مجھے ہر آبگینہ میں نظر آبِ بقا آئے

فضائے گنبدِ خضرا کو دامن میں لبا لانا
مدینہ کے چمن سے گر تو اے بادِ صبا آئے

جہاں کا رنگ بدلا رحمتیں چھائیں بھرن برسی
جہانِ حسن میں عرشِ خدا سے مصطفٰی آئے

تصدق ہاشمی نوشاہ پہ سو جان سے ہاشم
وہ بنکر بزمِ حسن و عشق میں [illegible] خدا آئے

○

ازل سے مستقل شاہِ رسولاںؐ کی نبوّت ہے
ابد آثار اُن کی یہ قیادت یہ سیادت ہے

وقارِ رحمت اللعالمینیؐ تا قیامت ہے
عجب رحمت بداماں آپؐ کی شانِ رسالت ہے

حدیثوں کا یہ مضموں ہے یہ قرآں کی شہادت ہے
محبت آپؐ کی ایمانِ کامل کی علامت ہے

مہ و خور کو ضیا گل کو ملی طیبہ سے نزہت ہے
مگر ہم کو خدا نے مصطفےٰ کی دی محبت ہے

یہ مجرم بانبیؐ منجملۂ خدّامِ امّت ہے
ہے مجھ سے پرسشِ اعمال مولا کیا قیامت ہے

رُخِ گلگوں سے اے جنّت مکیں دامن اُلٹ دینا
جہانِ رنگ و بو کو نزہتِ نو کی ضرورت ہے

خمِ زُلفِ نبیؐ میں برہمی کا ہے اثر پیدا
سرِ میزانِ اسیرانِ وفا پہ چشمِ رحمت ہے

چمن میں اب خزاں آئے بلا سے باگہرے تجلی
مدینہ ہے مرا مسکن مدینہ میری جنّت ہے

ہیں پیدا سازِ دل سے زمزمے وہ آنے والے ہیں

○

کوئی عمر کہیئے کیونکہ غمِ ہجر میں گذارے
نہ کریں غریب عاشق جو مدینہ کے نظارے

رہِ زیست میں نہ دو تم شہِ دیں اگر سہارے
تو یہ دل خراش لمحے کوئی کس طرح گذارے

جو نقاب اُلٹی تم نے جو چمک اُٹھے دو عالم
جو قریب آ گئے تم تو برس پڑے نظارے

مری شامِ بیکسی کی ہوئی دور سب سیاہی
سرِ دوش تم نے گیسوئے شبِ قدر جب سنوارے

پھریں دربدر بھٹکتے سرِ رہگذار کب تک
چلو لے کے خضرِ منزل درِ شاہ کے دوارے

جو اُٹھیں سوئے مدینہ مری دفعتاً نگاہیں
ہوئے بے حجاب مجھ کو درِ شاہ کے نظارے

غمِ عشقِ مصطفےٰ میں ہوئی زندگی بسر یوں
کبھی رات رو کے کاٹی کبھی رو کے دن گذارے

ہے وہ روزِ عید ہاشم مری عمر بھر کا حاصل
کبھی روضۂ نبیؐ کے ہیں نصیب اگر نظارے

○

ثنائے مصحفِ ناطق نہ ہو کیوں بزمِ امکاں میں
ہیں وصفِ صاحبِ قرآں رقم آیاتِ قرآں میں
چھپائے ہے ہلالِ عید کو چاکِ گریباں میں
ہیں پنہاں بدر کے انوار میرے جیب و داماں میں
پہونچ جاتا جو ممکن ہے مدینہ کے بیاباں میں
سکوں ہر جا ہے دیوانوں کو حاصل دشتِ فاراں میں
ز خود رفتہ جو دل ہے عارض و گیسو کے ارماں میں
ہے دِن دُونی ترقی روز و شب انوارِ ایماں میں
عرب کے چاند کی آمد کا غُل ہے بزمِ امکاں میں
ہے رخشاں چاندنی فاراں کے ہر دشت و گلستاں میں
دعائے مغفرت وہ مانگتے ہیں رات بھر حق سے
سیہ کارانِ اُمت محو ہیں خوابِ پریشاں میں
سحابِ رحمتِ حق یا مہ تاباں پہ چھایا ہے
رُخِ روشن ہے اُن کا یا حجابِ زلفِ پیچاں میں
ابھی اس راہ سے گذرے ہیں شاید وہ مہ بطحا
کھلی ہے چاندنی سی بدر کے ذراتِ تاباں میں
شہانِ دہر ہاشم سے لرزہ براندام رہتے ہیں
تھی فطری جو جلالت ہاشمی سلطانِ خوباں میں

○

اُنھیں کی دسترس ہوگی حضورِ ربِّ عالم تک
حضوری ہے میسّر جن کو محبوبِ معظّم تک

وہ آئے نورِ حسنِ ذات بنکر بزمِ عالم تک
نہ پہونچا ماہ و خور کا سایہ اُس نورِ مجسّم تک

بلائے کفر کے خطرات کا ہو کیا گذر ہم تک
ہے کافور اُنکی شامِ زلف سے تاریکیٔ غم تک

خدا جانے شبِ اسرا میں کیا اسرار پنہاں ہیں
رموزِ حق سے ناواقف ہیں دستورِ معظّم تک

رہائی قیدیوں کی آج ہے زندانِ محشر سے
الٰہی سلسلہ حلقہ بگوشوں کا بڑھے ہم تک

مزہ آجائے گر آہیں مدینہ تک پہونچ جائیں
مگر ہے نالہ و فریاد کی حد قلبِ پُرغم تک

وہاں محبوبِ رحماں شافعِ روزِ جزا ہونگے
نہ آئے گا جہاں کوئی نظر غمخوار و ہمدم تک

شہیدانِ وفا ہیں زندۂ جاوید جنّت میں
خبر کوئی یہ پہونچا دے خدارا اہلِ ماتم تک

رہا گو ہاشمی دورِ جہانبانی مگر ہاشم
تھی شانِ اعلٰے ہاشم ہاشمی نوشاہ کے دم تک

○

مخلوق حلقہ بوس زنجیرِ مصطفیٰؐ ہے
اعجاز آفریں یہ تسخیرِ مصطفیٰؐ ہے

ہر دل ہے آئینہ وہ تنویرِ مصطفیٰؐ ہے
ہر دل میں ہے نہاں وہ تصویرِ مصطفیٰؐ ہے

جس کو کوئی مُصوّر اب تک کھینچ پایا
صورت کشِ مصوّر تصویرِ مصطفیٰؐ ہے

قائم وقار جن کا ہے آج تک ازل سے
بعدِ خدا جہاں میں توقیرِ مصطفیٰؐ ہے

خوابِ گراں سے اب تک بیدار ہی خدائی
نظارۂ الٰہی تعبیرِ مصطفیٰؐ ہے

معمارِ کعبہ ہیں گو مانا خلیلؑ کعبہ
بیت الحرام لیکن تعمیرِ مصطفیٰؐ ہے

ہے بدر کا اُجالا ہے طور پر چراغاں
اللہ کی تجلّی تنویرِ مصطفیٰؐ ہے

کونین کے لئے ہے اعلانِ کبریائی
ہاشم اذانِ کعبہ تکبیرِ مصطفیٰؐ ہے

○

قبائے گل میں نہاں مثلِ خار رہتا ہوں
حرم کے پھولوں سے میں ہمکنار رہتا ہوں

ترے قریب مدنی گلعذار رہتا ہوں
برنگِ موجِ نسیمِ بہار رہتا ہوں

جگر کے داغوں سے سینہ مرا مدینہ ہے
میں داغِ سجدہ ہوں گو داغدار رہتا ہوں

لئے ہوئے ہوں گناہوں کے داغ دامن میں
عطائے رب کا مگر خواستگار رہتا ہوں

ہے رنگِ خونِ شہیداں جو سرخ پھولوں میں
نظر کئے طرف لالہ زار رہتا ہوں

مرا شمار ہے شاید خطا شعاروں میں
اُنھیں جو یاد میں روزِ شمار رہتا ہوں

وہ اوجِ عرش سے اہلِ نظر سے کہتے ہیں
کبھی نہاں ہیں کبھی آشکار رہتا ہوں

حضور رحم کے قابل ہے میری حالتِ زار
جدا مدینہ سے ہوں بےقرار رہتا ہوں

ہو اُنکے گیسو و عارض کی دید کب ہاشم
اسی اُمید میں لیل و نہار رہتا ہوں

۵

دیکھی جو مصطفیٰؐ کے باب عطا کی صورت
تھی بے حجاب اوجِ عرشِ علا کی صورت

ایمان کا صلہ ہے جنّت جزا کی صورت
کافر کو رہ گئی ہے دوزخ سزا کی صورت

جاتے ہیں سوئے طیبہ بیمارِ مصطفیٰؐ سب
ہے وادیٔ مدینہ دار الشفا کی صورت

ہوتا ہے عشقِ رحماں عشقِ نبیؐ سے ظاہر
چھپتی نہیں چھپانے مکہ دریا کی صورت

اصحاب نے چمن میں طیبہ کے روز دیکھا
تھی عندلیب سدرہ نغمہ سرا کی صورت

باقی نہ کوئی مشکل رہی نظر میں
تھی سامنے جو اپنے مشکلکشا کی صورت

زمزم کی ہیں جو موجیں اے خضر چشم تر میں
یہ چشمہ رواں ہے آبِ بقا کی صورت

سنگِ درِ نبیؐ پر سر کو جھکا دیا ہے
ہے آج عرش پر سر بخت رسا کی صورت

فیضِ نگاہِ ساقی اک زندہ معجزہ ہے
ہاشم سا رندِ میکش ہے پارسا کی صورت

○

کونین میں یہ اوجِ زوّارِ مدینہ ہے
شیدائے محمدؐ ہے جو یارِ مدینہ ہے

مختارِ ہمہ عالم مختارِ مدینہ ہے
سلطانِ شبِ اسرا سردارِ مدینہ ہے

شاداب و شگفتہ ہے جس سے شجرِ ایماں
وہ گُل کدۂ رحمت گلزارِ مدینہ ہے

تا گنبدِ خضرا اب یارب مجھے پہونچا دے
مدّت سے مجھے شوقِ دیدارِ مدینہ ہے

رندوں کا ہے یہ عالم جنّت میں لبِ کوثر
تسنیم بکف چشم سرشارِ مدینہ ہے

رُخ سے ہے عیاں جس کے اعجازِ مسیحائی
آنکھوں سے کہیں اچھا بیمارِ مدینہ ہے

امّت کا سہارا ہے وہ تاجورِ طیبہ
غم خوار غریبوں کا غم خوارِ مدینہ ہے

ہیں وادیٔ سینا کے جلوے مرے سینہ میں
آباد جو سینہ میں دربارِ مدینہ ہے

ہاشم ہو نہ کیوں دنیا قربان مدینہ پر
دنیا کے لئے جنّت گلزارِ مدینہ ہے

○

دل جمالِ مصطفےٰؐ سے ہے مدینہ نور کا
طورِ سینا طور ہے ہے میرا سینہ نور کا

سامنے ہے روضۂ پُرنور کا زرّیں کلس
زیرِ دامانِ نظر گم ہے خزینہ نور کا

انبیاؑ و مرسلیں کی بزم میں ہیں آنحضورؐ
خاتمِ مہرِ نبوّت میں نگینہ نور کا

ملتی تھیں کپڑوں میں اپنے نو عروسانِ عرب
عطرِ گلہائے بہشتی تھا پسینہ نور کا

نقشِ پائے مصطفےٰؐ کا ہے یہ روشن معجزہ
ذرّہ ذرّہ بدر کا ہے آبگینہ نور کا

ہوگا ثابت وقتِ دیدارِ نبیؐ اکسیر یہ
بھرکے کاجل آنکھ میں لے چشمِ بینا نور کا

تا بہ ساقی رند ہیں کس موج میں ہاشمِ رواں
کشتیٔ مے ہے لبِ کوثر سفینہ نور کا

○

ہیں خلد مکیں خسروِ خوبانِ مدینہ
سلطانِ سرِ عرش ہیں سلطانِ مدینہ

کیوں ہو نہ دو عالم سے سوا شانِ مدینہ
ہیں شاہِ رسلؐ رونقِ ایوانِ مدینہ

جنّت کے جو مختار ہیں سلطانِ مدینہ
فردوس کے حقدار ہیں سکّانِ مدینہ

دنیا ہے کہ ہے گلشنِ رضواں کی طلبگار
رضواں کی نظر ہے سوئے بستانِ مدینہ

سنگِ درِ محبوب پہ سر رکھتے ہیں آکر
دیوانے نہیں وحشت نوردانِ مدینہ

زوّارِ مدینہ نہیں فردوس سے کچھ دور
ہے باغِ جناں نزدِ گلستانِ مدینہ

مجھ کو بھی ہو اے کاش مدینہ کی زیارت
یا رب مرے دل میں بھی ہے ارمانِ مدینہ

فردوس کے پھولوں کی ہے خوشبو سرِ محفل
آتی ہے نسیم چمنستانِ مدینہ

مقبول ہو نذرانۂ جان و دلِ ناکشتم
اے شاہِ اُمم جانِ جہاں جانِ مدینہ

انبیاء آ کے سناتے رہے مژدہ تیرا
دَور دَورہ رہا ہر دَور میں شاہا تیرا

تھا سرِ ہفت سماوات پہ تلوا تیرا
اوج تھا ماہِ عرب یہ شبِ اسرا تیرا

مہ و خور ارض و سما مکّہ مدینہ والے
شش جہت پر ابد آثار ہے قبضہ تیرا

ختم تجھ پر ہے نبوّت بھی رسالت بھی شہا
سب نبیؐ سارے رسل پڑھتے ہیں کلمہ تیرا

بزمِ امکاں میں تیری انجمن آرائی ہے
نور ہے مہرِ عرب خانہ بخانہ تیرا

زندگی میں پسِ مردن لحد و محشر میں
بے سہاروں کو ہے سرکار سہارا تیرا

عرصۂ حشر میں رسوا نہ کہیں ہو جائے
ہاشم زار ہے اے ہاشمی دولھا تیرا

○

غرض زمیں سے نہ کچھ ہے نہ ہے زماں سے مجھے
فقط ہے عشق تو سلطانِ انس و جاں سے مجھے
ملی ہے دولتِ عشقِ نبیؐ جہاں سے مجھے
سو اوہ بابِ کرم ہے درِ جناں سے مجھے
شفیعِ حشر کا دل میں خیال آ ہی گیا
پناہ مل گئی ہر خطرۂ نہاں سے مجھے
دکھا دو مجھ کو لحد میں حضورؐ کی تصویر
کرو فرشتو نہ قائل مری زباں سے مجھے
حرم تھا عرش تھا یا طور یا مدینہ تھا
تمہارے جلوے نظر آئے تھے جہاں سے مجھے
ملی ہے دولتِ دنیا و دیں خدا کی قسم
ترے مبارک و مسعود آستاں سے مجھے
انھیں ستاروں میں تابش ہے ماہِ طیبہ کی
صراطِ حشر نظر آئی کہکشاں سے مجھے
جو دیکھا ہاتھ میں ساقی کے شیشۂ مے خلد
پکارے رند یہاں سے مجھے یہاں سے مجھے
ضیا کے فیض سے ہاشم ہے مدح خوانِ رسولؐ
شرف ملا ہے یہ حسّان کی زباں سے مجھے

انی نہیں عالم میں حقّا شب اسرا کا
ہر وصف جہاں میں ہے یکتا شب اسرا کا

ہر چاند ستارا ہے شیدا شب اسرا کا
ہر نجم ہر اختر چھبیلا شب اسرا کا

ونچا ہے کچھ اس درجہ پایا شب اسرا کا
منصب نہ کسی شب نے پایا شب اسرا کا

ہر سجدہ نہ کیوں اس کا معراج عبادت ہو
جس سر میں سمایا ہو سودا شب اسرا کا

وسین ہے مے خانہ ہے عرش نشیں ساقی
پُر ہے مئے وحدت سے شیشہ شب اسرا کا

بیشک ہے محبت کی معراج اُسے حاصل
ہو عشق اگر دل میں پیدا شب اسرا کا

اب تک یہی کہتے ہیں معراج نشیں قدسی
ہے مرتبہ عالم میں اعلےٰ شب اسرا کا

سہرا ہے شفاعت کا ہاشم کے مقدّر میں
وہ ہاشمی نوشہ ہے دولھا شب اسرا کا

○

منظرِ درِ بہشت کا بابِ حرم میں ہے
جنّت کی شان روضۂ شاہِ اُممؐ میں ہے

تسنیم کا سرور مری چشمِ نم میں ہے
رندوں نے طہور اسی جامِ جم میں ہے

نورِ مبیں سراجِ منیر آفتابِ عرش
ہے روشنی وہ اِن میں جو نورِ قدم میں ہے

جلوہ فروز ہے مدنی چاند عرش پر
تابش ہے جو عرب میں وہی ضو عجم میں ہے

اُمیدِ مغفرت ہے خدائے غفور سے
اِک جذبۂ تلافیٔ مافات ہم میں ہے

جس کی تجلّیات ہیں ہر رُخ سے آئینہ
جلوہ فروز کون یہ بزمِ قدم میں ہے

ہے منزلِ بقا کے مقابل رہِ فنا
پھر کیوں یہ امتیاز وجود و عدم میں ہے

مرنے کی آرزو کو جو کر لے خدا قبول
جینے کا لطف قرب و جوارِ حرم میں ہے

نوشاہِ ہاشمی کا ہے صدقہ یہ ہمنفس
ہاشم جو گم حضورؐ کے جاہ و حشم میں ہے

○

ماہِ بطحا جلوہ آرا ہو گیا
نورِ قدرت آشکارا ہو گیا

جلوہ ساماں دل ہمارا ہو گیا
سبز گنبد کا نظارا ہو گیا

چشمِ رحمت کا اشارا ہو گیا
اپنی بخشش کا سہارا ہو گیا

مرحبا جاہ و جلالِ دینِ حق
زورِ باطل پارا پارا ہو گیا

ہو گئی کافور ظلمت دہر سے
چاند جب وہ عالم آرا ہو گیا

آمنہؓ کے چاند جلووں سے ترے
بدر کا ہر ذرّہ تارا ہو گیا

رکھدیا سر جب درِ پُر نور پر
داغِ پیشانی ستارا ہو گیا

کتنا دلکش ہے غمِ ہجرِ نبیؐ
درد یہ دل کو گوارا ہو گیا

لطف و اکرام شہِ دیں کے نثار
ہو گیا ہاشم گذارا ہو گیا

○

دکارِ سائلِ شاہِ حجاز رہنے دے
کریمِ حجلۂ رحمت کو باز رہنے دے

بلند ہمتِ اہلِ نیاز رہنے دے
ہیں سر بسجدہ اُنھیں سرفراز رہنے دے

نہ بند ہو نگۂ نیم باز رہنے دے
نظر میں شکلِ حسینِ حجاز رہنے دے

حرم کو مرکزِ راز و نیاز رہنے دے
یہاں حضور کو مصروفِ ناز رہنے دے

مرے گناہوں کو رحمت سے اپنی بخش بھی دے
حسابِ حشر مرے کارساز رہنے دے

عرب کے چاند ہے بدلی کا چاند تیرا اجال
نہ مُنہ چھپا تہہ زلفِ دراز رہنے دے

کریم مجمعِ محشر کو دے نویدِ نجات
ہے نیک و بد کا یہ کیوں امتیاز رہنے دے

نہ ہو طوافِ حرم جبتک اے اجل مجھ کو
رہینِ منّتِ عمرِ دراز رہنے دے

اُٹھا نہ سنگِ درِ مصطفےٰ سے سر ہاشم
خم اُن کے در پہ جبینِ نیاز رہنے دے

○

کی نہ حسنِ ذات نے جلوہ گری تیرے بغیر
تھا جہانِ عشق میں کیا یا نبیؐ تیرے بغیر

آمنہؓ کے چاند تو نے جگ اُجالا کر دیا
ماہِ کامل میں کہاں تھی چاندنی تیرے بغیر

وہ تو اچھا ہوا تو درمیاں میں آگیا
ورنہ تھی مشکل خدا سے آگہی تیرے بغیر

خود بشر بنکر بڑھایا تو نے انساں کا وقار
آدمی بنتا نہ ہرگز آدمی تیرے بغیر

جب بنا محبوبِ رب تو اُٹھ گئے سارے حجاب
ورنہ رازِ حق تھا رازِ عاشقی تیرے بغیر

سوئے رندانِ حرم آ۔ ساقیٔ کوثر یہ جام
میکدہ میں خاک لطفِ میکشی تیرے بغیر

کوئی بندہ پا سکے از خود رہِ قربِ خدا
تا ابد ممکن نہیں ہے یا نبیؐ تیرے بغیر

کہہ رہی ہے خضرؑ والیاسؑ ومسیحا کی حیات
تلخ تھا لطفِ حیاتِ دائمی تیرے بغیر

گنبدِ خضرا پہ قرباں جان و دل کیونکر کرے
تیرا ہاشمؔ یا رسولِ ہاشمیؐ تیرے بغیر

○

خالق سے ملا عرش پہ بندہ شبِ معراج
انساں کی یہ معراج تھی گویا شبِ معراج

تھے وصل کے ساماں سبھی پیدا شبِ معراج
محبوب و محب دونوں تھے یکجا شبِ معراج

دی دعوتِ نظارہ خدا نے شہِ دیں کو
اللہ کو محبوب نے دیکھا شبِ معراج

تھے مقتدی اقصیٰ میں رسول اور نبی سب
خالق نے امام اُن کو بنایا شبِ معراج

واصل بخدا عرش پہ شاہِ دوسرا تھے
تھا آپ کا یہ منصبِ اعلیٰ شبِ معراج

تا حشر چمک جس کی دو عالم میں رہے گی
اسلام کا پھیلا وہ اُجالا شبِ معراج

کیا رمز و کنائے ہوئے محبوب و محب میں
کیا راز تھا کوئی نہ یہ سمجھا شبِ معراج

مکّی مدنی ہاشمی نوشاہ نے ہاشمؔ
صورت گرِ کونین کو دیکھا شبِ معراج

O

میکدہ میں ساقیٔ کوثر کا یہ اعجاز تھا
ہر گدائے جام بر کف گوش بر آواز تھا

حشر میں لطفِ نبیؐ کا یہ نیا انداز تھا
اُمّتِ عاصی کی خاطر بابِ جنّت باز تھا

خوف تھا زاہد کو میں تھا مطمئن روزِ شمار
زہد پہ نازاں تھا وہ رحمت پہ مجھ کو ناز تھا

مغفرت کی خود دعا فرما رہے تھے مصطفےٰ
مجھ سے پنہاں آج تک بخشش کا میری راز تھا

جانِ عیسیٰؑ آپ اب آئے عیادت کیلئے
طائرِ جاں سوئے طیبہ مائلِ پرواز تھا

حشر میں کی دستگیری صاحبِ لولاکؐ نے
کون ورنہ بیکسوں کا مونس و دم ساز تھا

خاک جل کر ہو گئے شمع حرم کے عشق میں
کس بلا کا دل میں پروانوں کے سوز و ساز تھا

بادہ کش کرتے رہے وحدت سے توبہ کس لئے
محتسب تیرا یہ اندازہ غلط انداز تھا

بخشش دی ہاشم خدا نے ساری اُمّت کی برات
ہاشمی نوشاہ کا یہ حشر میں اعجاز تھا

○

ادا فریضۂ حج جاں نثار کرتے ہیں
ثنائے شافع روزِ شمار کرتے ہیں

درِ نبیؐ پہ نظر بار بار کرتے ہیں
ہے خلد سامنے سیرِ بہار کرتے ہیں

حضورؐ آ کے مدینہ سے میرے سینہ میں
علاجِ دردِ دلِ بیقرار کرتے ہیں

ہے عاصیوں پہ یہ لطف و کرم کہ روزِ جزا
درِ جناں پہ حضورؐ انتظار کرتے ہیں

کبھی ہیں چاک گریباں حرم کے دیوانے
قبائے گل کو کبھی تار تار کرتے ہیں

خدا شناس مدینہ کے خارزاروں میں
نظارۂ چمنِ روزگار کرتے ہیں

اس آرزو میں کہ ہو جاں نثار بابِ حرم
طوافِ بابِ حرم جاں نثار کرتے ہیں

شمارِ مغفرتِ بے حساب کر نہ سکے
مرے گناہوں کو قدسی شمار کرتے ہیں

ہیں خانہ زار شہنشاہِ ہاشمی ہاشم
اس امتیاز پہ ہم افتخار کرتے ہیں

○

رہرو راہ حسن و عشق سوئے حرم نہ جائے کیوں
جز درِ مصطفیٰ مجھے صبر و قرار آئے کیوں

باب حرم پہ بیٹھ کر حق ہے نہ لو لگائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

یادِ رخ شہ حجاز تو ہی اگر ہو دل نواز
دردِ فراقِ مصطفیٰ دل کو مرے ستائے کیوں

تشنۂ بادۂ وصال ہوں نہ اگر یہ خستہ حال
ساقیٔ کوثر و طہور بادہ کشوں میں آئے کیوں

حسرت و شوق و آرزو سب ہیں فدائی حجاز
جانب روضۂ حضورؐ قافلہ یہ نہ جائے کیوں

رحمت کردگار ہیں شافع روزگار ہیں
پیش حضورؐ حشر میں خلق سمٹ نہ آئے کیوں

جانب وادیٔ عرب کرلیں اگر طلب حضورؐ
عازم کوچۂ حبیبؐ ہند میں خاک اڑائے کیوں

نقش قدم حضورؐ کا جلوہ فروز ہو جہاں
شائق سجدۂ نیاز سر نہ وہاں جھکائے کیوں

سرور ہاشمی لقب مجھ پہ کرم ہو بہر رب
لب پہ فغان و درد دل ہاشم زار لائے کیوں

○

طوفاں بکف ہے دریا موجوں میں گم کنارا
اے ناخدائے اُمّت لینا خبر خدارا

لے رحمتِ دو عالم اتنا کرم خدارا
روضہ کی جالیوں کا مجھ کو بھی ہو نظارا

روزِ جزا ہو رُسوا شیدا کوئی تمہارا
ہو گا شفیعِ محشر کب یہ تمہیں گوارا

در در بھٹک رہا ہوں پھرتا ہوں مارا مارا
ایسے میں خضرِ بطحا دینا ذرا سہارا

سوئے مدینہ یکدم اُٹھ جاتی ہیں نگاہیں
کہتی ہے جب محبت تم نے مجھے پکارا

ہجرِ نبیؐ میں اکثر یُوں عمر صرف کی ہے
رو رو کے رات کاٹی رو رو کے دن گذارا

جس کی طرف اُٹھا دو تم پیار سے نگاہیں
وہ خوش نصیب بندہ بن جائے حق کا پیارا

ہو تم شفیعِ محشر تم کو ہے لاج میری
دامن پکڑ لیا ہے میں نے نواب تمہارا

سوئے مدینہ کب سے ہاشم کی ہیں نگاہیں
سرکارِ ہاشمی ہو رحمت کا اِک اشارا

○

ہے رازِ حق حقیقتِ معراجِ مصطفیٰؐ

اب بھی وہی ہے فطرتِ معراجِ مصطفیٰؐ

قرآن ہے اشاعتِ معراجِ مصطفیٰؐ

قرآن ہے شہادتِ معراجِ مصطفیٰؐ

قربان ہے بہشت دیارِ حبیبؐ پر

خلد و جناں ہیں جنتِ معراجِ مصطفیٰؐ

معراج ہے عبادتِ صوم و صلوٰۃ کی

ذوقِ نماز و طاعتِ معراجِ مصطفیٰؐ

یاد آ گئے مناظرِ انوارِ کوہِ طور

موسیٰؑ نے کی جو رویتِ معراجِ مصطفیٰؐ

اُس کو جہانِ حسن کی معراج ہو نصیب

جس کو ملے امانتِ معراجِ مصطفیٰؐ

کس کو عطا ازل سے ہوئی کائنات ہیں

جز مصطفیٰؐ سعادتِ معراجِ مصطفیٰؐ

ہاشم غلامِ تاجورِ ہاشمی ہوا

آئی نظر جو حشمتِ معراجِ مصطفیٰؐ

جذبۂ صادق میں دلکش یہ اثر پاتا ہوں میں
یاد جب آتے ہیں وہ طیبہ میں آ جاتا ہوں میں

دشتِ بطحا کی جنوں میں ٹھوکریں کھاتا ہوں میں
رسم و راہِ عشق کچھ کچھ سیکھتا جاتا ہوں میں

وحشتِ دل شاید اب حدِّ خرد سے بڑھ گئی
کیوں خیالِ وادیٔ بطحا میں کھو جاتا ہوں میں

یاس و حسرت کے تصدق اب تمنّا کی جگہ
دل کے ہر گوشہ میں یادِ مصطفٰے پاتا ہوں میں

ہوش گم ادراک غائب ہچکیاں ہر سانس میں
المدد اے خضرِ بطحا تیرے پاس آتا ہوں میں

ہے مدینہ کا تصور ہند میں وجہ سکوں
آج بھی اسکو شریکِ بے کسی پاتا ہوں میں

مٹ کے اُن کے عشق میں پائی بقائے جاوداں
زندگی گو ختم ہے لیکن جئے جاتا ہوں میں

آدمیت آپ پر نازاں ہے یا خیر البشر
آپ کی نسبت سے اب انساں نظر آتا ہوں میں

ہاشم آتی ہے نبیؐ کی فصلِ گل میں یاد جب
نعت کے نغمے چمن میں گنگنا جاتا ہوں میں

○

شیدائے نبیؐ ہے جو طلب گارِ نبیؐ ہے

مومن ہے وہ جو شائقِ دیدارِ نبیؐ ہے

کیا عظمت و کیا عزت و سرکارِ نبیؐ ہے

مداحِ نبیؐ ایزدِ غفارِ نبیؐ ہے

زوارِ مدینہ انہیں فردوس سے کچھ دُور

جو باغِ جناں ہے وہی گلزارِ نبیؐ ہے

دیوانے بیابانِ مدینہ کے مگن ہیں

دو چار قدم دور جو گلزارِ نبیؐ ہے

مجھ کو بھی ہو اے کاش مدینہ کی زیارت

یا رب مرا دل شائقِ انوارِ نبیؐ ہے

کیوں ہو نہ دو عالم سے سوا شانِ مدینہ

طیبہ بخدا مطلعِ آثارِ نبیؐ ہے

اے اصلؔ چلے ایک کششِ روضۂ منور

ہر اہلِ نظر طالبِ دیدارِ نبیؐ ہے

معراج مرے نجمِ مقدر کو ہے حاصل

یہ سر ہے مرا اور درِ دربارِ نبیؐ ہے

مداحِ نبیؐ اس لئے کہتے ہیں مجھے سب

ہاشم کی زباں وقفِ اشعارِ نبیؐ ہے

○

غمِ ہجر سے مخلصی مانگ لوں گا
نبیؐ سے نئی زندگی مانگ لوں گا

شبِ ہجر جب ڈوب جائیں گے تارے
میں اُس چاند سے چاندنی مانگ لوں گا

اُٹھا زلفِ شب گوں ذرا کملی والے
ترے رُخ سے میں روشنی مانگ لوں گا

لبِ نہرِ کوثر جو آ جائے ساقی
تو میں بے خودی سے خودی مانگ لوں گا

تری یاد جب چین دے گی نہ مجھ کو
شبِ غم دعا دید کی مانگ لوں گا

مقدر سے پہنچا مدینہ میں جب میں
مچل کر وہاں موت کی مانگ لوں گا

رہا گر سلامت تو ہاشم خدا سے
میں خونِ رگِ ہاشمی مانگ لوں گا

ہے یہ شرف ہے یہ اعزاز یہ وقارِ رسولؐ
ہزار جاں سے ہے جانِ جہاں نثارِ رسولؐ

رہِ نجات رہِ قرب رہ گذارِ رسولؐ
بہشت اُمّتِ خیر الورا دیارِ رسولؐ

حریم روضۂ انور فضائے گنبدِ سبز
جہاں ہیں خلد بداماں ہے یادگارِ رسولؐ

ہو مشتِ خاک نہ کیوں سرخرو بہ محشر میں
ملی ہے رُخ پہ مرے گردِ رہگذارِ رسول

حقیقتِ شہِ کون و مکاں خدا جانے
کہ سرِّ حق ہیں نبیؐ حق ہے رازدارِ رسولؐ

جسے جہاں کے فرشتے بھی کہتے ہیں جنّت
مدینہ ہے وہ گلستانِ پُر بہارِ رسولؐ

جناں میں ساقیِ کوثر وہ بنکے آئیں گے
کھڑے ہیں تشنۂ دیدار بادہ خوارِ رسولؐ

یہ عاشقانِ رسولِ خدا کا ایماں ہے
خدا کے بعد زمانے میں ہے وقارِ رسولؐ

قبول ہوں مرے اشعار کیا عجب ہاشم
کہ ہے ازل سے عطا و کرم شعارِ رسولؐ

○

انوارِ الٰہی کعبہ پہ جو شام سے چھائے جاتے ہیں
شاہد شبِ اسرا شاہِ رسل گھر دونپہ بلائے جاتے ہیں

سرکار جو خوابِ ناز میں ہیں اس طرح جگائے جاتے ہیں
آنکھیں مل مل کر روح الامیں تلوے سہلائے جاتے ہیں

باقی نہ رہے معراج کی شب دوری و حضوری کے پردے
لیجانیوالا ساتھ نہیں ہے وہ یوں لیجائے جاتے ہیں

دنیا میں نبی لاکھوں آئے سلطانِ شبِ اسرا کو مگر
معراج عطا کی جاتی ہے اعزاز بڑھائے جاتے ہیں

اے شافعِ کل پیشِ داور اعمال کی پرسش ہوتی ہے
کیوں عاصی و خاطی محشر میں شرمائے لجائے جاتے ہیں

ہے روزِ قیامت دور مگر کہتے ہیں فرشتے جنت کے
ایوانِ جناں اُمّت کے لئے ہر روز سجائے جاتے ہیں

طیبہ کی فضا ہے خلد نظر دن رات مدینہ میں جاں ہے
فرقت کے غم و آلام مجھے اِتنے بھی یہاں کھائے جاتے ہیں

رندوں کی رسائی مستی میں تا ساقیِ کوثر ہوتی ہے
میخانۂ رضواں میں ہاشمؔ وہ جام پلائے جاتے ہیں

مجھ پر یہ نوازش یہ رحمت قربان محمدؐ صلِّ علیٰ
سر پر ہے مرے سایا افگن دامانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

ہیں عرش و فلک فردوس جناں ایوانِ محمدؐ صلِّ علیٰ
تسنیم و طہور و کوثر ہیں چشمانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

اللہُ غنی یہ عزت ہے اللہ کے متوالے اب تک
کہتے ہیں گدائے طیبہ کو سلطانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

جز حضرتِ حق پھر کس کو بھلا معلوم حقیقت ہو اُنکی
صدیقؓ و عمرؓ کو بھی نہ ہوا عرفانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

ہے مہرِ قیامت شعلہ فشاں مجرم ہیں مگر اسیر نازاں
محشر میں ہے سر پر رحمت کے دامانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

زہراؓ کے چمن کی کلیاں ہیں آرائشِ جنت کا ساماں
حسینؓ ہیں بیشک گلہائے ریحانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

العظمۃ للہ کیا ہوگی اُس گنبدِ خضرا کی رفعت
ہیں عرش مکیں جبرئیل ہیں دربانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

اب تک ملک و جن و انساں مستی میں یہ نغمے گاتے ہیں
ہیں شافعِ کُل سلطانِ رسل یہ شانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

حسرت ہے یہی دل میں ہر دم خلّاقِ جہاں پروردگار قسم
ہاشمؔ ہو مدینہ میں جا کر مہمانِ محمدؐ صلِّ علیٰ

سرِ حق ہے خلوتِ حق کے جلوداروں کی بات
تم نہ سمجھوگے فرشتو یہ ہے سرکاروں کی بات
کون سنتا جاں بلب ہم عشق کے ماروں کی بات
جانِ عیسیٰ تم نے رکھ لی اپنے بیماروں کی بات
دشت بطحا میں جو سنتے ہی نہیں خاروں کی بات
کہئے دیوانے سنیں کیونکر وہ ہشیاروں کی بات
دل نہ تھا بو جہل کا پتھر تھا پگھلا ہی نہیں
اپنے کانوں سن کے مشھی میں حجر پاروں کی بات
آتشِ گل مسکراتی ہے جہاں میں بار بار
کوئلے جل جل کے جب کرتے ہیں انگاروں کی بات
وقتِ مشکل مصطفٰے امت کا مشکل کشا ہے خلق میں
کتنی یہ کیف آفریں احباب ہے یاروں کی بات
غوث خواجہ تھے پایانے نبی صرفِ دعا
حشر میں ثابت ہوئی رحمت مددگاروں کی بات

مضطرب ہاشم نہ ہو خوف عذابِ حشر سے
سنتے ہیں شاہِ رسل ہم معصیت کاروں کی بات

ہے اُمّت گرفتارِ غم یا محمّدؐ
ہو اُمّت پہ چشمِ کرم یا محمّدؐ
جہاں میں خدا کی قسم یا محمّدؐ
جہاں سے ہو تم محترم یا محمّدؐ
ہے قرآں شاہد کہ تیرے خدا نے
تری جاں کی کھائی قسم یا محمّدؐ
گنہگار ہیں اُمّتی لاج رکھنا
ہوں محشر میں رسوا نہ ہم یا محمّدؐ
اُٹھا رُخ سے گیسو ذرا کملی والے
مٹا ظلمتِ شامِ غم یا محمّدؐ
سرِ حشر اتنی اجازت عطا ہو
میں چوموں تمہارے قدم یا محمّدؐ
کوئی بوند کوثر کی گر ڈال دو تم
مرا جام ہو جامِ جم یا محمّدؐ
ہے محوِ فغاں آپ کے غم میں کوئی
اِدھر بھی نگاہِ کرم یا محمّدؐ
ذرا اپنے ہاشم کی حالت تو دیکھو
ہے محتاجِ بابِ کرم یا محمّدؐ

روضہ کو ترے جس نے اے خلد مکیں دیکھا
دیکھا محلِ جنت یا عرشِ بریں دیکھا
آنکھوں میں نہاں دیکھا سینہ میں مکیں دیکھا
بے پردہ تجھے ہم نے اے پردہ نشیں دیکھا
اک خاک کے پتلے کو افلاک نشیں دیکھا
سر رفعتِ گردوں کا خم سوئے زمیں دیکھا
ہر چھپ میں تجھے ہم نے اے نورِ مبیں دیکھا
بے پردہ کہیں دیکھا مستور کہیں دیکھا
تم نازشِ یوسفؑ ہو تم فخرِ مسیحاؑ ہو
تم سا نہ دو عالم میں کوئی بھی حسیں دیکھا
اُس مصحفِ ناطق کا رُخ پیشِ نظر پایا
جب سامنے آنکھوں کے قرآنِ مبیں دیکھا
اللہ غنی رفعت معراج کے دولہا کی
سنگِ درِ جاناں پر خم عرشِ بریں دیکھا
مغرب سے پھرا سورج شق چاند ہوا فوراً
اعجازِ نظر تیرا کس نے یہ نہیں دیکھا
سلطانِ بنی ہاشم خود آئے شفاعت کو
ہاشمؔ کو جو محشر میں مغموم و حزیں دیکھا

○

ہیں اختر و ماہ و خور ہیں رخشاں جمالِ خیر الوریٰ کے جلوے
رُخِ حبیبِ خدا میں دیکھے چراغ بر کفِ خدا کے جلوے

تیری تجلّی سے عرش روشن ہیں تجھ میں تیرے خدا کے جلوے
ہے تابِ دیدار کسے جو دیکھے ترے رُخِ پُر ضیا کے جلوے

بنا دو بزمِ خیال کو اب بہشتِ حسن و جمال شاہا
رسولِ خدا ذرا تو دل میں کرو نہ پروا دکھا کے جلوے

فسانۂ ذکرِ لن ترانی فقط زبانِ کلیم پہ تھا
رہیں گے طورِ نظر ہمیشہ چراغِ غارِ حرا کے جلوے

ہے میری سجدوں کا منہ اُجالا ہے میری قسمت کا بول بالا
مری جبینِ نیاز میں ہیں حضورؐ کے نقشِ پا کے جلوے

کریم تو بخشے یا نہ بخشے تیری نگاہِ کرم کے صدقے
گنہگاروں نے خوب دیکھے شفیعِ روزِ جزا کے جلوے

وہی سراجِ منیر بھی ہیں وہی ہیں نورِ مبیں سراپا
ہیں مصطفیٰؐ کے رُخِ مبیں میں صفات و ذاتِ خدا کے جلوے

حسین کعبہ مکین طیبہ حبیبِ ربِّ حق کے ماہ پارے
نگاہِ ہاشمؔ کو دے سکوں کچھ دکھا دے پردہ اٹھا کے جلوے

حُسن کی دنیا میں ثانی کوئی کب ہے آپ کا
بزمِ عالم میں لقب محبوبِ رب ہے آپ کا
ہر ادائے آپ کی ہے شانِ محبوبی عیاں
چاہنے والا حسینِ کعبہ رُب ہے آپ کا
ٹھوکروں میں آ چکی ہیں قیصر و کسریٰ کے تاج
دبدبہ اے شہنشاہِ عرب ہے آپ کا
فخرِ آلِ آدم و فخرِ دو عالم آپ ہیں
سب سے اعلےٰ ہاشمی دولھا نسب ہے آپ کا
لطفِ حق سے مالکِ مختارِ جزو کل ہیں آپ
کائناتِ حسن میں جو کچھ ہے سب ہے آپ کا
حور و غلماں بھیجتے ہیں آپ پر ہر دم درود
ذکرِ ارض و آسماں میں روز و شب ہے آپ کا
ہیں سرِ میزاں سیہ کارانِ اُمت سُرخ رو
حشر میں رنگِ شفاعت کچھ عجب ہے آپ کا
بھر دو شیشے ساقیٔ کوثر مئے تسنیم سے
جام برکف خلد میں ہر تشنہ لب ہے آپ کا
اپنے منگتا کو مدینہ میں طلب فرمایئے
مدح خواں ہاشم بھی سلطانِ عرب ہے آپ کا

○

ادب سے شرم سے اخلاص سے حیا سے ملے
حضورؐ خلوتِ قوسین میں خدا سے ملے

خبر ہوئی نہ فرشتوں کو اس حیا سے ملے
پسِ حجاب وہ مصطفیٰؐ خدا سے ملے

کسی نبی سے شفاعت کی جب رہی نہ امید
گناہگار سرِ حشر مصطفیٰؐ سے ملے

شفیعِ روزِ جزا تجھ پہ جان و دل قرباں
بہشت و خلد ہمیں تیری ہی عطا سے ملے

اٹھا جو دستِ مناجات بابِ رحمت پر
گلِ ریاضِ اجابت گلے دعا سے ملے

کلیمِ طور نظر پائیں عرش کے جلوے
نظر گر ان کے جمالِ خدا نما سے ملے

خمارِ زمزم و کوثر میں سر بسجدہ تھے
ملے حرم میں جو مے نوش پارسا سے ملے

ہے زیرِ خنجرِ اہلِ جفا حیاتِ دوام
سبق ہمیں یہ شہیدانِ کربلا سے ملے

عجب نہیں کہ ہمیں گلشنِ جناں ہاشم
رسولِ صاحبِ معراج کی ولا سے ملے

○

فرشتے زمزمہ خواں ہیں کہ نورِ اوّلیں آئے
نبی کہتے ہیں ختم الانبیا سلطانِ دیں آئے

ہو تم یا مصطفیٰ جیسے نبی ایسے نہیں آئے
مگر آنے کو لاکھوں انبیا و مرسلیں آئے

حریمِ دل میں جو بنکر خیالِ دلنشیں آئے
نظر اہلِ نظر کو وہ رگِ جاں کے قریں آئے

بناتے ہیں فرشتے سرمہ اُنکی گردِ دامن کو
وہ دیوانے نظر بطحا میں جو صحرا نشیں آئے

چھپایا چودھویں کے چاند نے منہ شب کے دامن میں
رُخِ انور پہ ڈالے جب وہ زلفِ عنبریں آئے

دلِ صد چاک گلزارِ جناں معلوم ہوتا ہے
خوشا قسمت مرے سینہ میں وہ جنّت مکیں آئے

بہار آئی خوشی چھائی رچی شادی مچی دھومیں
ملک لے کر نویدِ آمدِ سلطانِ دیں آئے

جہاں کی سلطنت اُنکے غلاموں کو خدا نے دی
محمد مصطفیٰ تاجِ نبوّت کے نگیں آئے

اجمل نے خاتمہ بالخیر ہونے کی بشارت دی
رسولِ ہاشمی ہاشم جو وقتِ واپسیں آئے

نذرانۂ عقیدت

جہانِ معرفت قرب و جوارِ غوثِ اعظمؓ ہے
نشانِ قربِ حق لوحِ مزارِ غوثِ اعظم ہے

گروہِ اولیاء میں یہ وقارِ غوثِ اعظم ہے
کہ ہر قطب و ولی دل سے نثارِ غوثِ اعظم ہے

مہک بغداد کے پھولوں میں ہے گلہائے جنّت کی
جناں بر کفِ ریاضِ پُر بہارِ غوثِ اعظم ہے

میں ہوں بیمارِ ہجرِ حضرتِ محبوبِ سبحانی
مجھے اکسیر خاکِ رہگذارِ غوثِ اعظم ہے

مدینہ کے فدائی گنبدِ خضرا سمجھتے ہیں
وہ روضہ وسط میں جس کے مزارِ غوثِ اعظم ہے

جمالِ مصطفےٰ ؐ حسنینؓ کے جلوے ہیں آنکھوں میں
نظر کے سامنے روئے نگارِ غوثِ اعظم ہے

شگفتہ ہر چمن ہے گلشنِ جیلاں کے گل بوٹے
بہارِ باغِ دیں ہر گلعذارِ غوثِ اعظم ہے

میسر ہے رسائی ساقیٔ کوثر کی محفل تک
مے وحدت سے بے خود مے گسارِ غوثِ اعظم ہے

خوشا قسمت کہ ہاشم مقتدر کے فیضِ باطن سے
ثنا خوانِ نبی مدحت گزارِ غوثِ اعظمؓ ہے